ھدایۃ

عوام کی عدالت میں

ترتیب

خواجہ محمد قاسم

www.KitaboSunnat.com

ناشر

ادارۃ احیاء السنۃ

گھرجاکھ ○ ضلع گوجرانوالہ

پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

شاکر لائبریری
03004050555

ھدایہ

جدید

عوام کی عدالت میں

ترتیب

خواجہ محمد قاسم

ناشر
ادارۃ احیاء السنۃ
گھرجاکھ ○ ضلع گوجرانوالہ
پاکستان

محمد یونس شاکر
محلہ بانو نزد مسجد مبارک اہلحدیث نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

30

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

سُنّت کے خلاف

ہدایہ فقہ حنفیہ کی بہت مشہور معتبر اور قدیم کتاب ہے جنفی مدارس کے نصاب میں اسے مرکزی حیثیت حاصل ہے

اس کے مُصنّف کا نام اور کنیت ابوالحسن علی بن ابوبکر برہان الدین مرغینانی ہے، یہ ۵۱۸ھ میں پیدا اور ۵۹۳ھ میں فوت ہوئے۔ مقدمہ ہدایہ (از مولانا عبد الحئی لکھنوی) کے مطابق بہت سی کتابوں کے علاوہ مُصنّف نے اولاً ہدایۃ المبتدی لکھی۔ پھر اسّی جلدوں میں اس کی شرح "کفایۃ المنتہی" کو قلمبند کیا۔ اور پھر ہدایہ کی صورت میں اس کا اختصار کیا۔ اس کتاب کو ۵۷۳ھ میں لکھنا شروع کیا۔ اور یہ تیرہ برس میں مکمل ہوئی۔ ان تیرہ برسوں کے دوران میں مصنف نے مسلسل روزے رکھے اور کبھی ناغہ نہ کیا۔"

اگر یہ روایت صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ جب تک ہدایہ زیر تصنیف رہی۔ مصنف مرحوم متواتر سُنّت کی خلاف ورزی فرماتے رہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ماہِ رمضان کے علاوہ کبھی کسی ایک مہینہ کے روزے بھی مکمل نہیں رکھے (عن عائشہ بخاری و مسلم)

ہمیشہ روزے رکھنا منقبت نہیں سنت کی مخالفت ہے۔ سنت کی اس مخالفت سے عمل پر جو اثر پڑ سکتا ہے۔ وہ تو ظاہر ہے۔ صحت پر بھی پڑ سکتا ہے بلکہ اس سے کتاب بھی متاثر ہو سکتی ہے۔

الہامی کتابیں

احناف کے نزدیک فقہ حنفی کی کتابیں الہامی درجہ سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی کچھ اونچا مقام رکھتی ہیں۔ مثلاً

النظر فی کتب اصحابنا من غیر سماع افضل من قیام اللیل — فقہ حنفی کی کتابوں کو صرف دیکھ لینا ہی رات بھر کی تہجد سے بہتر ہے۔

(درمختار مصری ص۲۹)

آگے لکھا ہے۔

تعلم الفقہ افضل من تعلم باقی القرآن۔ — کچھ قرآن پڑھ لینے کے بعد فقہ سیکھنا باقی قرآن سیکھنے سے افضل ہے۔

اس کی شرح میں لکھا ہے۔

تعلم بعض القرآن و وجد فراغا فالافضل الاشتغال بالفقہ (ردالمختار شامی) — کسی نے کچھ قرآن پڑھ لیا۔ اب اگر اسے فرصت ملے تو اس کے لیے فقہ کے ساتھ مشغول ہونا افضل ہے۔

ے فلعنۃ ربنا اعدا د رمل علی من رد قول ابی حنیفۃ

ترجمہ: جو امام ابوحنیفہؒ کے قول کو رد کرے اس پر ریت کے ذروں برابر خدا کی لعنت۔

(درمختار جلد ۱ ص۲۶)

یہ الگ بات ہے کہ امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے تین چوتھائی سے زیادہ مسائل میں امام ابوحنیفہؒ سے اختلاف کیا ہے۔ (درمختار جلد ۱ ص۲۴)

امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ حنفی ہوں گے

امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام طریقہ حنفیہ کے مطابق نماز پڑھیں گے۔ (ملفوظات احمد رضا خان ص۱۸۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہوں گے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کا مذہب اختیار کریں گے (فوائد فریدیہ مترجم ص۶۲)
مندرجہ ذیل قسم کی گفتگو اخبارات کی ردی میں عام مل جاتی ہے۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ امام مہدیؑ فقہ حنفی کو دنیا بھر میں عام کریں گے اور حضرت عیسیٰ بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے فقہ حنفی کے تابع ہوں گے...... تینوں دوسری فقہ کا ثواب بھی امام ابو حنیفہؒ کو ملے گا (جناب مفتی محمد حسین نعیمی صاحب رپورٹ امام اعظم کانفرنس لاہور بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور۔ ۲۲/۴/۸۴

شریعت بل

پاکستان میں اسٹیٹ لاء کے طور پر صرف فقہ حنفی کو جاری کرنا ہوگا۔ حکومت ملک میں فقہ حنفی کو نافذ کرکے اقلیتوں کے لیے پرسنل لاء کا اہتمام کرے (جناب مولانا عبدالستار صاحب نیازی حوالہ ایضاً)

پبلک لاء ملک میں ایک ہی ہوسکتا ہے۔ اور وہ ملک کی غالب اکثریت کے عقائد و مسلک کے مطابق فقہ حنفی ہونا چاہیے۔

(مولانا زاہد الراشدی بحوالہ نوائے وقت ۲/۳/۸۶

افسوس کہ مسلکاً خالص حنفی ہونے کی وجہ سے سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ مرحوم بھی اسی خیال کے حامی تھے۔

خضرؑ بھی شاگرد تھے

ان کے نزدیک بقول حضرت مجدد الف ثانیؒ، امام ابو حنیفہؒ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی قبر سے نکل کر حضرت خضرؑ کو فقہ پڑھایا کرتے تھے۔ (نوائے وقت ص۲۴)

قرآن کی مانند

بالخصوص ہدایہ کی شان میں مقدمہ میں یہ شعر درج ہے۔

ان الھدایۃ کالقرآن قد نسخت
ما صنفوا قبلھا من الشرع من کتب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بے شک ہدایہ قرآن کی طرح ہے۔ اس نے تمام سابقہ مذہبی تصنیفات کو منسوخ کر ڈالا ہے۔

یہی قرآن وحدیث ہے

کسی ستم ظریف کا مقولہ ہے۔ اتنا جھوٹ بولو کہ لوگ سچ سمجھنے لگیں۔ اس ٹوٹکے کو حنفی علماء نے پیٹ بھر کر آزمایا ہے۔ انھوں نے فقہ حنفی کی تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیے ہیں۔ جیسے منزل من اللہ قرآن و حدیث نہ ہوں بلکہ قدوری اور ہدایہ ہوں۔

یہ ان کا تکیہ کلام ہے کہ فقہ حنفی کی کتابیں قرآن و حدیث کا نچوڑ ہیں، عطر ہیں عرق ہیں۔ خلاصہ ہیں۔ ست ہیں۔ حاصل ہیں وغیرہ۔ اب قرآن وحدیث کو پڑھنے کی ضرورت نہیں نہ انہیں نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ فقط فقہ حنفی کو نافذ ہونا چاہیے۔ یہی قرآن وحدیث ہے۔ ٹھیک ایسے ہی جیسے شیعہ نے فقہ جعفریہ کو قرآن وسنت سمجھ رکھا ہے اور جیسے

پرویز صاحب نے خدا رسول ﷺ کی جگہ مرکز ملت کی اصطلاح گھڑ رکھی ہے۔

گھر کے بھیدی

کہا کرتے ہیں فقہ حنفی قرآن وحدیث سے ماخوذ اور مستنبط ہے۔ میں اس بارے میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسائل کی تفصیلات زیادہ تر احادیث میں ملتی ہیں اور احادیث کے متعلق ان فقہاء کی معلومات کا کیا احوال ہے۔ خود انہی کے علماء کی زبانی سنیے

آگے چلنے سے پیشتر درمختار اور ردالمحتار کے مذکورہ بالا حوالوں پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجیے کہ کچھ قرآن پڑھ کر فقہ کے ساتھ مشغول ہو جانا چاہیے۔ یعنی قرآن کا بھی کچھ حصہ سیکھنا چاہیے۔ اور حدیث کا بیچ میں نام ہی کوئی نہیں۔ اس کا پتہ ہی کاٹ کے رکھ دیا گیا۔ یوں سمجھیے قرآن کا تھوڑا سا حصہ اخذ کر کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(وہ بھی شاید تبرکاً) حنفیت کی گاڑی سیدھی فقہ کی طرف دوڑتی ہے۔ درمیان میں حدیث کا اسٹیشن ہی نہیں۔ یہ "اہل سنت والجماعت" (رجسٹرڈ) کا حال ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں:

اشتغالهم بعلم الحديث قديمًا وحديثًا (الانصاف)	فقہائے حنفیہ کا تعلق حدیث سے ہمیشہ ہی کم رہا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

فان اكثرهم لا يعرفون من الحديث الخ (")	ان میں سے اکثر کو حدیث شریف سے برائے نام واقفیت ہوتی ہے۔

یہ صحیح اور ضعیف میں امتیاز تک نہیں کر سکتے۔ انہیں عمدہ اور غیر عمدہ کی پہچان نہیں ہوتی۔ جو روایت بھی انہیں اپنے مسلک اور عقیدہ کے مطابق مل جائے اسے درج کر لیتے ہیں۔

فرماتے ہیں:

لم يكن عندهم من الاحاديث والآثار ما يقدرون به على استنباط الفقه الاصول التي اختارها اهل الحديث (حجۃ اللہ ج ۱ صـ ۱۵۲)	ان کے پاس احادیث و آثار کا ذخیرہ اتنا نہیں تھا۔ کہ اہل حدیث کی طرح فقہی مسائل کے استنباط پر قادر ہو سکتے۔

مولانا عبدالحئی لکھنوی حنفی ہدایہ وغیرہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

لا يعتمد على الاحاديث المنقولة فيها اعتمادا كليا ولا يجزم بورودها وثبوتها بمجرد وقوعها فيها فكم من احاديث ذكرت في الكتب المعتبرة وهي موضوعة (مقدمہ عمدۃ الرعایۃ مطبع یوسفی صـ ۱۳)	فقط ان کتابوں میں مذکور ہونے کی وجہ سے احادیث پر پورا اعتماد اور یقین نہیں کر لینا چاہیے۔ کیونکہ بہت سی معتبر کتابیں موضوع روایات سے پُر ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیز لکھتے ہیں:

ومن الفقهاء من لیس لهم حقا الا ضبط المسائل الفقهیة من دون المهارة فی الروایات الحدیثیة (ایضاً ص ۱۳)

ان فقہاء کو صرف فقہی مسائل اکٹھے کرنے سے دلچسپی تھی، بغیر اس کے کہ انہیں علم حدیث کی بھی کچھ مہارت اور تجربہ ہو۔

نیز فرماتے ہیں:

الاتری الی صاحب الهدایة من اجلة الحنفیة والرافعی شارح الوجیز من اجلة الشافعیة مع کونهما ممن یشار الیهما بالانامل ویعتمد علیه الاماجد والاماثل قد ذکروا فی تصانیفهما مالم یوجد له اثر عند خبیر۔

صاحب ہدایہ کو دیکھو جو جلیل القدر حنفیوں میں سے ہیں اور رافعی شارح وجیز کو دیکھو جو بزرگ شافعیوں میں سے ہیں۔ باوجود اتنے مشہور اور قابل اعتماد ہونے کے انھوں نے اپنی کتابوں میں ایسی روایات درج کر دی ہیں جن کا نام و نشان تک نہیں ملتا ہے۔

(اجوبہ فاضلہ)

ماہنامہ بینات کے مدیر مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی دیوبندی لکھتے ہیں
"ہدایہ کوئی حدیث کی کتاب نہیں کہ کسی حدیث کے لیے صرف اس کا حوالہ کافی سمجھا جائے اہل علم جانتے ہیں کہ ہدایہ میں بہت سی روایات بالمعنی ہیں اور بعض ایسی بھی جن کا حدیث کی کتابوں میں کوئی وجود نہیں۔"

(بینات دسمبر ۱۹۸۱ء)

شیخ عبدالحق حنفی دہلوی فرماتے ہیں:
مصنف ہدایہ ضعیف حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ غالباً انہیں علم حدیث سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوئی سروکار نہیں تھا۔ (شرح سفر السعادۃ)

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں:

قد وقع فی کتاب الھدایۃ اوھام کثیرۃ قد نقلھا العلامۃ الفھامۃ الشیخ عبد القادر القرشی الحنفی فی کتابہ المسمی بالعنایۃ۔

ہدایہ میں اوہام کی کثرت ہے۔ جن کا ذکر علامہ عبدالقادر حنفی نے اپنی کتاب عنایۃ میں بھی کیا ہے (طبقات بحوالہ الفوائد البہیۃ مطبع یوسفی صـ۴۲)

حدیث کی ضرورت نہیں

بہشتی زیور کے مصنف مولانا اشرف علی تھانویؒ اپنے ایک بزرگ کے بارے میں بڑے فخر کے ساتھ بیان فرماتے ہیں:

مولانا عبدالقیوم صاحب سے اگر کوئی شخص فقہی مسئلہ معلوم کرنے کے بعد یہ سوال کرتا کہ یہ مسئلہ کسی حدیث میں بھی ہے یا نہیں تو آپ فرما دیتے کہ میں نومسلم نہیں ہوں خدا کا شکر ہے کہ میرے آباؤ اجداد حضورؐ کے زمانے سے مسلمان چلے آ رہے ہیں حدیث کی احتیاج صرف نومسلم لوگوں کو ہے۔ جن کے آباؤ اجداد نے اسلام لانے کے بعد حضور علیہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ الخ (بحوالہ ماہنامہ الالقاء مئی ۱۹۸۵ء)

نچوڑ

کہنے کا مقصد یہ ہے حدیث جو خود ان کے بقول ماخذ بھی ہے منبع بھی ہے۔ سرچشمہ بھی ہے۔ اس سے ان کی شناسائی کا یہ عالم ہے تو کس حجرہ میں بیٹھ کر انہوں نے اس کا عطر نچوڑا تھا، یا اس کا جوس نکالا تھا۔ حدیثیں نہ ہوئیں چھوارے اور منقے ہو گئے۔ جن کی شراب بنا کر ان کے نزدیک پینا جائز ہے (ہدایہ ج ۲ صـ۴۲)

معلوم ہوتا ہے کہ فقہی کتابوں کے مصنفین اسی "حلال" شراب کے نشے میں یہ سب کچھ لکھ گئے ہیں۔ شرمانے کی ضرورت نہیں انہوں نے قوت، حاصل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لیے یہ شوق فرمایا ہوگا۔ (ہدایہ ج ۲ صلہ ۴۲)

یہ فقہ کتاب وسنت کا نچوڑ نہیں آثار کچھ اور بتلاتے ہیں۔

انواع واقسام کے جھوٹ

یاد رہے صرف بے سروپا حدیثیں ہی بیان نہیں کی گئیں۔ اقوال بھی بے سروپا ہیں۔

فقہ حنفی کی تمام کتابیں امام ابو حنیفہؒ کے سینکڑوں برس بعد لکھی گئیں۔ ان میں ہزاروں اقوال بانیٔ مذہب کی طرف منسوب ہیں مگر حرام ہے جو کسی ایک قول کی سند بھی ملتی ہو۔

جھوٹی بات کسی کی طرف بھی منسوب ہو گناہ ہے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، یہ تو جہنم میں جانے کا سرٹیفکیٹ ہے۔

من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار (بخاری)

جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے۔

لطف یہ کہ کئی جھوٹ گناہ بے لذت کی طرح کسی تُک کے بغیر اور بے مقصد بولے گئے ہیں جس سے ان کی حدیث دانی یا پیغمبرؐ کے ادب احترام کا پول کھُل کر سامنے آجاتا ہے۔

مُشتے از خروارے

اس وقت میرے پیش نظر صرف ہدایہ نامی کتاب ہے (مطبوعہ ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی)

اس میں جو فقیہانہ خیانتیں اور جو چالاکیاں وہشیاریاں کی گئی ہیں۔ جس طرح عبادت کو مضحکہ خیز بنایا گیا ہے جس طرح معاملات میں حیلے تراشے گئے ہیں۔ جس طرح چوروں، شرابیوں اور زانیوں کا ساتھ دیا گیا ہے۔ جس طرح ضعیف روایتوں کی بھرمار کی گئی ہے۔ اور جس طرح جعلی اصول بنا کر مخالف مسلک صحیح احادیث کو مسترد کرنے کی لرزہ خیز سازش کی گئی ہے۔ ان کا تذکرہ مقصود نہیں انہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیان کرنے کے لیے ہدایہ سے بھی زیادہ ضخیم کتابوں کی ضرورت ہے۔ ان صفحات میں صرف یہ بتلانا مطلوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہم کی طرف کتنی بے جگری کے ساتھ اور کس قدر تھوک کے حساب سے مکمل یا جزوی طور پر جھوٹی روایتوں کا انتساب کیا گیا ہے یعنی میں چاہتا ہوں بطور نمونہ صرف ایک زاویہ نگاہ سے صرف ایک کتاب ہدایہ کی کچھ جھلکیاں دکھلائی جائیں۔ کتاب بھی وہ جو احناف کے نزدیک بہترین اور معتبر ترین کتاب ہے۔ اس سے انصاف پسند قارئین بخوبی اندازہ لگالیں گے کہ باقی کتابوں کا کیا حال ہے۔

محمدی قبرستان

اللہ تعالیٰ معاف کرے شاید یہ قدرت کی ناراضگی ہی کا سبب تھا کہ صاحب ہدایہ کو سمرقند کے محمدی قبرستان (تربۃ المحمدیین) میں دفن ہونے کی اجازت نہ مل سکی (مقدمہ ہدایہ جلد ۲ صا)

آئینہ

مجھے اعتراف ہے کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں میری تحقیق کو مطلق دخل نہیں بلکہ یہ سب کچھ ہدایہ کے بین السطور میں لکھا ہے۔ اس کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ کی کتاب الدرایہ فی تخریج الہدایہ میں لکھا ہے۔ جس پہ مقدمہ ہدایہ ج ۲ ص۲) میں اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے اور جو ہدایہ کے ساتھ منسلک ہے۔ یہ کتاب انکشاف کا درجہ نہیں رکھتی۔ اس میں کسی امر کو دریافت نہیں کیا گیا۔ میری کوشش یا میرا قصور اگر ہے تو فقط اتنا کہ ایک جرم جو اہل علم کی نگاہ میں تھا۔ اور جعلی عکس ڈالنے والے جبہ پوش بہروپیوں کی سرپرستی میں تھا۔ اسے عوام کی عدالت میں لے آیا ہوں۔ اب یہ ان کا کام ہے کہ اندھا دھند تقلید کرنے اور بصد عجز و انکسار سلسلہ بیعت میں منسلک ہونے کی بجائے فیصلہ کریں کہ جن کے ہاں اس کثرت سے جھوٹ بولا جاتا ہے کیا ان سے کسی خیر کی امید اور ہدایت کی توقع رکھی جا سکتی ہے؟ جب ان کے اکابر کے لیے جھوٹ بولنا مباح

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ تو ان کے اصاغر کے نزدیک کم ازکم مستحب تو ضرور ہونا چاہیے۔ جھوٹ کی ثقافت ان متاخرین کو اپنے متقدمین سے ورثہ میں ملی ہے۔ صرف اتنی بات ہے۔ جبہ و دستار کی درویشانہ پوشاک اور صوفیانہ طور و طریق نے ان کے اس مکروہ عیب اور گھناؤنے جرم کو عامۃ المقلدین کی نظروں سے چھپا رکھا ہے۔ وہ یقین ہی نہیں کر سکتے۔ بظاہر اتنے اچھے لوگ اندر سے اتنے گندے اور فراڈیئے بھی ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ پرانا ہتھیار استعمال کرکے اس عاجز کو گستاخی کا مرتکب قرار نہ دے دیا جائے۔ بس چاہتا ہوں۔ اس آئینہ فقہ نما کے ذریعے منافقت کی عبائیں چاک اور رہبانیت کی قبائیں تار تار ہو جائیں۔ اور ہر کوئی اپنی اصلی شکل میں نظر آ سکے۔

وما علینا الا البلاغ

محمد قاسم خواجہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اوّلین

۵ بسم اللہ ہی غلط

قولہ علیہ السلام لا وضوء لمن لم یسم (کتاب الطہارات)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں۔ الفاظ یوں نہیں بلکہ یوں ہے۔

لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ (ترمذی وغیرہ) جس نے وضو کرتے وقت بسم اللہ کا ذکر نہیں کیا اس کا وضو نہیں۔

۶ اللہ نہیں رسول اللہ

قولہ علیہ السلام ان اللہ یحب التیامن فی کل شیئ (")

نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر بات میں دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ سے ثابت نہیں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے (عن عائشہؓ صحیحین)

۷ سچائی کا وضو توڑ دیا

قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما الحدث قال ما یخرج من السبیلین (نواقض الوضوء)

حضورؐ سے دریافت کیا گیا بے وضو ہونا کیا ہے۔ فرمایا سبیلین سے جو خارج ہو۔ یہ حدیث نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص۷ روی انه علیه السلام قاء فلم یتوضا (۲) — مروی ہے کہ آپؐ نے قے کی پس نہ وضو کیا۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص۱۱ قوله علیه السلام انهما فرضان فی الجنابة سنتان فی الوضوء۔ (فصل فی الغسل) — نبی علیہ السلام نے فرمایا کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا غسلِ جنابت میں فرض اور وضو میں سنت ہے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص۱۳ غلط نسبت

والتفسیر ماثور (عن عائشة رضی الله عنها (۲) منی، مذی اور ودی میں فرق کی وضاحت صرف حضرت عائشہؓ سے منقول ہے۔

حضرت عائشہؓ سے نہیں بلکہ عکرمہؒ سے منقول ہے۔ (مصنف عبدالرزاق)

ص۱۴ واقل الطهر خمسة عشر یوما هکذا نقل عن ابراهیم النخعی (باب الحیض والاستحاضہ) — طہر کی مدت کم از کم پندرہ روز ہے۔ ابراہیم نخعیؒ سے یوں ہی نقل کیا گیا ہے۔

ابراہیم نخعیؒ سے یہ نقل نہیں کیا گیا ہے۔

ص۱۴ وقتِ نماز نہیں نماز

قوله علیه السلام المستحاضة تتوضاء لوقت کل صلوٰة (۲)

استحاضہ والی عورت ہر وقت نماز کے لیے وضو کرے۔

حدیث یوں نہیں بلکہ یوں ہے۔

وتتوضاء لکل صلوٰة۔ — اور وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

(ترمذی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص ۴۶ اسے کھرچ ڈالو

قولہ علیہ السلام لعائشۃ فاغسلیہ ان کان رطبا وا فرکیہ ان کان یا لبسًا۔

(باب الانجاس وتطہیرھا)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا "منی اگر تر ہو تو اسے دھو ڈالو اور اگر خشک ہو تو اسے کھرچ ڈالو۔"

یہ حضورؐ کا قول نہیں حضرت عائشہؓ کا عمل تھا۔ (دار قطنی)

ص ۵۳ جھوٹ

قولہ علیہ السلام "وآخر وقت العشاء حین لم یطلع الفجر" (کتاب الصلوٰۃ باب المواقیت)

آپؐ نے فرمایا "عشاء کا آخری وقت طلوع فجر سے قبل تک ہے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص ۵۴ قال علیہ السلام "لا تزال امتی بخیر ما عجلوا المغرب واخروا العشاء" (فصل فی الاوقات المستحبۃ)

حضورؐ نے فرمایا:۔

"میری اُمت بھلائی کے ساتھ رہے گی۔ جب تک وہ مغرب کو جلدی اور عشاء کو تاخیر سے پڑھے گی۔"

ان الفاظ میں یہ حدیث ناپید ہے۔

ص ۶۳ قولہ علیہ السلام المرأۃ عورۃ مستورۃ (شروط الصلوٰۃ)

"عورت کا تمام وجود قابلِ ستر ہے۔"

مستورہ کا لفظ کسی حدیث میں نہیں۔

ص ۶۴ حیا چاہیے

ھکذا فعلہ اصحاب رسول اللہ علیہ السلام

(ترجمہ) بے لباس انسان بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرامؓ نے ایسے ہی کیا تھا۔
ایسے کسی واقعہ کا ثبوت نہیں ہے۔

۶۶ اضافہ ان اھل قباء لما سمعوا بتحول القبلة استداروا کهیأتهم فی الصلوٰة واستحسنه النبی علیه السلام (ء)

اہل قبا قبلہ کی تبدیلی کا سُن کر نماز ہی میں گھوم گئے اور حضورؐ نے ان کے اس عمل کو پسند فرمایا۔ استحسان کے الفاظ صاحب ہدایہ کا اضافہ ہیں۔

۶۸ چالاکی ویرفع یدیه مع التکبیر وهو سنة لان النبی علیه السلام واظب علیه (صفة الصلوٰة)

پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرنا چاہیے۔ یہ سنت ہے۔ کیونکہ حضورؐ نے اس پر مواظبت فرمائی تھی۔
خصوصیت سے صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین پر مواظبت کی کوئی حدیث نہیں ہے۔

۷۰ سب غلط وعن ابی یوسف انه یضم الیه قوله انی وجهت وجهی الی آخره لروایة علی ان النبی علیه السلام کان یقول ذلك ولهما روایة انس ان النبی علیه السلام کان اذا فتتح الصلوٰة کبر وقرأ سبحانك اللهم وبحمدك الی آخره ولم یزد علی هذا (ء)

امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں سبحانک اللّٰہم کے ساتھ انی وجہت الخ بھی ملانا چاہیے۔ کیونکہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔
امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کی دلیل حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر افتتاح کے بعد سبحانک اللہم الخ پڑھتے تھے۔ اس سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سبحانک اللھم اور انی وجھت کو جمع کرنے کے متعلق حضرت علیؓ سے کوئی روایت ثابت نہیں نیز حضرت انسؓ والی روایت میں لم یزد علی ھذا کے الفاظ مصنف کی زیادتی ہے۔

صلے قول بھی ثابت نہیں

قول ابن مسعود اربع یخفیھن الامام وذکر من جملتھا التعوذ والتسمیة وآمین (۲)

ابن مسعودؓ کا قول ہے۔ چار چیزوں کو امام پوشیدہ کرے جن میں سے تین یہ ہیں اعوذ باللہ، بسم اللہ اور آمین۔

ابن مسعودؓ کا نہیں بلکہ یہ ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے۔

صلے و یخفونھا روینا من حدیث ابن مسعود (۲)

اور آمین آہستہ کہیں جیسا کہ ہم نے ابن مسعودؓ سے حدیث بیان کی۔

حدیث تو ایک طرف رہی ابن مسعودؓ سے تو یہ قول بھی ثابت نہیں۔

صلے حدیث اور قول میں تفریق ختم

قولہ علیہ السلام وابل ضبعیک (۲)

حضورؐ نے فرمایا (سجدہ کے وقت) اپنی بغلوں کو ظاہر کرو۔

یہ حدیث نہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں (مصنف عبدالرزاق)

صلے اپنا قبلہ صحیح کیجیے

قولہ علیہ السلام اذا سجد المؤمن سجد کل عضو منہ فلیوجہ من اعضائہ القبلة ما استطاع (۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان سجدہ کرتا ہے۔ تو اس کا ہر عضو سجدہ کرتا ہے۔ اسے چاہیے حتی الامکان اپنے اعضاء کو قبلہ رُو کرے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ نے یہ نہیں فرمایا۔

ص۷۶ دریافت طلب

لانہ علیہ السلام کان یختم بالوتر (ر)
نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود میں تسبیحات طاق پر ختم کرتے تھے۔

یہ حدیث ابھی تک دریافت نہیں ہوئی۔ تین سے زیادہ تسبیحات کو طاق پر ختم کرنے کی کوئی دلیل نہیں۔

ص۷۷ رفع یدین

قولہ علیہ السلام لا ترفع الایدی الا فی سبع مواطن تکبیرۃ الافتتاح وتکبیرۃ القنوت و تکبیرات العیدین وذکر الاربع فی الحج (ر)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ رفع یدین کیا جائے۔ مگر سات موقعوں پر۔ تکبیر افتتاح کے وقت۔ تکبیر قنوت کے وقت۔ تکبیرات عیدین کے وقت اور چار مواقع حج کے بیان فرمائے۔

بقول محشی وہ چار مواقع یہ ہیں۔ تکبیر عرفات۔ تکبیر جمرتین۔ تکبیر صفا و مروہ اور تکبیر استلام۔

صاحب ہدایہ نے اس حدیث سے بار بار استدلال کیا ہے مگر سرے سے یہ حدیث ہی نہیں ہے۔ اور یہ خود حنفیہ کو بھی خلاف پڑتی ہے۔ کیونکہ یہ دُعا کے وقت رفع یدین کرتے ہیں۔ جو ان سات میں شامل نہیں۔

البتہ ایک روایت عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس جزء رفع الیدین بخاری اور بیہقی وغیرہ میں آتی ہے جس میں تکبیر قنوت اور تکبیرات عیدین کا ذکر نہیں اور یہ حنفیہ کے لیے مضر ہے کیونکہ یہ ان موقعوں پر رفع یدین کرتے ہیں نیز شعبہ نے کہا ہے کہ حکم نے یہ روایت مقسم سے نہیں سُنی۔ (جزء رفع الیدین بخاری)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص۳۳ صریح بہتان والذی یروی من الرفع محمول علی الابتداء کذا نقل عن ابن الزبیر (رض)

رکوع میں جاتے اور اس سے اٹھتے وقت رفع یدین والی حدیث ابتداء پر محمول ہے۔ حضرت ابن زبیر رض سے بھی منقول ہے۔

یہ غلط بیانی ہے۔ بلکہ ایک صنیعف روایت کے مطابق عبداللہ بن زبیر رض سے ان موقعوں پر رفع یدین کرنا ثابت ہے۔ (ابوداؤد)

ص۳۳ صریح جھوٹ ووضع یدیہ علی فخذیہ وبسط اصابعہ وتشہد ویروی ذلک فی حدیث

وائل رض (ر) تشہد میں نمازی اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے اور اپنی انگلیاں پھیلا کر رکھے۔ یہ بات وائل بن حجر رض کی حدیث میں بیان ہوتی ہے۔

یہ بالکل جھوٹ ہے۔ وائل بن حجر رض والی حدیث میں باقاعدہ یہ الفاظ موجود ہیں۔

وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ورایتہ یقول ھکذا وحلق بشر الابھام والوسطی واشار بالسبابۃ (ابوداؤد)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں یعنی چھنگلیا اور ساتھ والی انگلی کو بند کر لیا اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا اور انگشت شہادت سے اشارہ کیا۔

کسی بھی حدیث میں بحالت تشہد دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پھیلا کر رکھنے کا ذکر نہیں۔

مسلم شریف میں یوں ہے:

وقبض اصابعہ کلھا واشار باصبعہ التی تلی الابھام (عن ابن عمر رض)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں بند کر لیں اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صنہ قول قولہ علیہ السلام صلوٰۃ النہار عجماء (ر)
نبی علیہ السلام نے فرمایا دن کی نماز گونگی ہوتی ہے۔

یہ حدیث نہیں مجاہد اور ابوعبیدہ، عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے۔
(مسند عبدالرزاق)

صت ۸۳ قول ابن مسعودؓ قولہ علیہ السلام الجماعۃ من سنن الھدیٰ لا یتخلف عنہا الا منافق

(باب الامامۃ) نبی علیہ السلام نے فرمایا جماعت ہدایت کے طریقوں میں سے ہے۔ اس سے صرف منافق پیچھے رہتے ہیں۔
یہ حدیث نہیں ابن مسعودؓ کا قول ہے۔ (مسلم)

صت ۸۴ خوف خدا اچاہیے قولہ علیہ السلام من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی (ر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم پرہیزگار کے پیچھے نماز پڑھنا پیغمبرؐ کے پیچھے نماز پڑھنے کی طرح ہے۔
یہ حدیث نہیں ہے۔

صت ۸۴ ابن مسعود پیغمبر نہیں تھے قولہ علیہ السلام اخروھن من حیث اخرھن اللّٰہ (ر)

نبی علیہ السلام نے فرمایا عورتوں کو پیچھے ہٹاؤ جیسے اللہ تعالےٰ نے انہیں پیچھے ہٹایا۔
ہدایہ کے حاشیہ میں اسے ابن مسعودؓ کا قول بیان کیا گیا ہے (مصنف عبدالرزاق)

صت ۸۸ قول علیؓ قولہ علیہ السلام من ام قوما ثم ظہر انہ کان محدثا او جنبا اعاد صلوٰتہ و اعادوا (ر)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو شخص لوگوں کی امامت کرائے پھر اسے معلوم ہو کہ وہ بے وضو یا جنبی تھا تو امام اور مقتدی سب نماز لوٹائیں۔

یہ حدیث نہیں قولِ علیؓ ہے۔

ص۸۹ ایضاً | قال علیہ السلام اذا صلی احدکم فقاء اورعف فلیضع یدہ علی فمہ ولیقدم من لم یسبق بشئ۔

(باب الحدث فی الصلوٰۃ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کے دوران میں اگر امام کو قے آجائے یا نکسیر پھوٹ پڑے تو اسے چاہیے کہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اور کسی ایسے شخص کو آگے کر دے جس کی کوئی رکعت نہ رہ گئی ہو۔

یہ حدیث نہیں حضرت علی رضؓ کا قول ہے۔ وہ بھی ان الفاظ میں نہیں۔
(دارقطنی)

ص۹۸ خانہ زاد | قولہ علیہ السلام اذا صلی احدکم فی الصحراء فلیجعل بین یدیہ سترۃ ومقدارھا ذراع فصاعدا

لقولہ علیہ السلام ایعجز احدکم اذا صلی فی الصحراء ان یکون امامہ مثل موخرۃ الرحل (باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی صحرا میں نماز پڑھے تو اسے اپنے آگے سترہ رکھ لینا چاہیے۔ سترہ کی مقدار ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ ہونی چاہیے۔ کیونکہ آنحضورؐ نے فرمایا ہے۔ کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ جب صحرا میں نماز پڑھو تو اپنے آگے کجاوے کے پچھلے حصے کے برابر کوئی شئے رکھ لے۔ یہ دونوں حدیثیں اس انداز میں مروی نہیں نیز ان میں صحرا کی قید خانہ زاد ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۹۹ یہ بے احتیاطیاں

انه علیه السلام صلی ببطحاء مکة الی عنزة ولم یکن للقوم سترة (ہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحائے مکہ میں ایک برچھی کو سترہ بنا کر نماز پڑھی۔ اور قوم کے لیے سترہ نہیں تھا۔

یہ حدیث صحیحین میں ہے۔ مگر خط کشیدہ الفاظ کے بغیر۔

۱۰۰ شاعری

قوله علیه السلام مرة یا اباذر والا فذر (ایضاً)

اے ابوذر رض سجدہ والی جگہ کو ایک دفعہ صاف کر لو ورنہ رہنے دو۔

یہ مسئلہ تو صحیح ہے۔ مگر یہ شاعری حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی۔

اصل الفاظ یہ ہیں۔ واحدۃ اودع (مسند احمد وغیرہ)

۱۰۱ میں نہ رہ سکوں

انه علیه السلام کان یلاحظ اصحابه فی صلاته بموق عینیه (ہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز میں اپنی آنکھوں کے گوشوں سے دیکھ لیتے تھے۔

خط کشیدہ الفاظ حدیث میں نہیں ہیں۔

۱۰۲ ابوذر رض پر مہربان

قول ابی ذر نهانی خلیلی عن ثلاث ان انقر نقر الدیك وان اقعی اقعاء الکلب وان افترش افتراش الثعلب (ہ)

ابوذر رض کہتے ہیں مجھے میرے دوست (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں سے منع فرمایا یہ کہ مرغ کی طرح ٹھونگیں لگاؤں یا کتے کی طرح بیٹھوں اور یا لومڑ کی طرح بچھ جاؤں۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث بہت سے صحابہؓ سے مروی ہے۔ مگر ابو ذرؓ سے نہیں۔

ص۱۰۴ شہد شاھد من اھلھا

قولہ علیہ السلام للحسن بن علی حین علمہ دعاء

القنوت اجعل ھذا فی وترک (صلوٰۃ الوتر)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضؓ کو دعائے قنوت سکھلا کر ارشاد فرمایا اسے اپنے وتروں میں پڑھا کرو۔

خط کشیدہ الفاظ سے مصنف وتر میں قنوت کا وجوب ثابت کرنا چاہتے ہیں مگر یہ حکم حدیث میں نہیں ہے۔ خود بین السطور میں لکھا ہے لم اجد ھذا للفظ۔ یعنی مجھے یہ الفاظ نہیں ملے۔

ص۱۰۶ غلط بیانی

انہ علیہ السلام لم یزد علی ذلک۔ (باب النوافل)

یعنی نبی علیہ السلام نے ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی۔

ایسی کوئی حدیث نہیں ہے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سلام سے نو رکعت پڑھنا ثابت ہے۔ (عن عائشہؓ۔ مسلم)

ص۱۰۷ حدیث کے مقابلہ میں قول

وھو الماثور عن علیؓ ابن مسعودؓ وعائشہؓ (فصل فی القرأۃ)

(آخری دو رکعتوں میں قرأت کرنے یا نہ کرنے یا تسبیح پڑھ لینے کا اختیار امام ابو حنیفہ رح کے علاوہ) حضرت علیؓ، ابن مسعودؓ اور عائشہؓ سے منقول ہے۔

حضرت عائشہ رضؓ سے تو خیر ثابت نہیں باقیوں سے اگر ثابت ہے تو صحیحین کی حدیثوں کے مقابلے میں ان اقوال کی حقیقت ہی کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص ۱۰۹ مہمل	قوله عليه السلام لا يصلى بعد صلوة مثلها (ج) فرمایا نماز کے بعد اس کی مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

نیز صاحب ہدایہ نے اس سے جو استدلال کیا ہے خود محشی کے نزدیک محل نظر ہے۔

ص ۱۱۱ بے ثبوت	انه واظب عليها الخلفاء الراشدون۔ (فصل فی قیام رمضان)

خلفائے راشدین نے تراویح کی ادائیگی پر دوام فرمایا تھا۔

یہ دعویٰ بے ثبوت ہے۔

ص ۱۱۳ بے بنیاد	من ترك الاربع قبل الظهر لم تنله شفاعتى (ادراك لفريضة)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظہر سے قبل چار سنتیں نہ پڑھیں وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔

یہ روایت بے بنیاد ہے۔

ص ۱۱۴ خلط مبحث	ان النبى عليه السلام شغل عن اربع صلوٰت يوم الخندق نقضاهن مرتبا ثم قال صلوا

كما رأيتمونى اصلى (قضاء الفوائت)

خندق کے روز نبی علیہ السلام کی چار نمازیں رہ گئیں تو آپؐ نے انہیں ترتیب سے پڑھا پھر فرمایا میری طرح نماز پڑھا کرو۔

گو ان الفاظ میں نہیں تاہم حدیث کا مفہوم بروایت ابن مسعودؓ ترمذی اور نسائیؒ میں موجود ہے لیکن اس موقع پر حضورؐ نے خط کشیدہ الفاظ ارشاد نہیں فرمائے یہ ایک الگ مستقل حدیث ہے۔ جو مالک بن حویرث سے بخاری میں مروی ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خلط مبحث سے اپنے موقف (ترتیب) کا اثبات مقصود ہے۔

ص۱۱۶ جھوٹ پر مواظبت انها واجبات فانه علیه السلام واظب علیها من غیر ترکها مرة (سجود السهو)

سورہ فاتحہ، دعائے قنوت التشہد اور عید کی تکبیریں واجب ہیں۔ حضورؐ نے ان پر ہمیشہ مواظبت فرمائی۔

یہ حدیث نہیں ہے۔ نیز حضورؐ سے قنوت پر مواظبت ثابت نہیں۔

ص۱۱۹ خود ساختہ ومن شك فی صلوٰة فلم یدر اثلاثا صلی ام اربعا و ذلك اوّل ما عرض له استأنف لقوله علیه السلام۔

اذا شك احدكم فی صلوٰته انه كم صلی فلیستقبل الصلوٰة (ح)

جسے نماز میں شک ہو جائے اور یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار اور یہ عارضہ اسے پہلی دفعہ پیش آئے تو اسے از سر نو نماز دہرانی چاہیے۔ کیونکہ حضورؐ نے فرمایا ہے جب تمہیں نماز میں شک ہو جائے کہ کتنی پڑھی ہیں تو نماز نئے سرے سے پڑھنی چاہیے۔

یہ حدیث نہیں البتہ اس سے ملتا جلتا ابن عمرؓ وغیرہ کا قول ہے (ابن ابی شیبہ) اور یہ قید تو بالکل ہی خود ساختہ ہے کہ یہ مسئلہ اس صورت میں ہے۔ جب شک پہلی دفعہ پیش آئے۔

ص۱۲۰ پرائیویٹ حدیث قوله علیه السلام یصلی المریض قائما فان لم یستطع فقاعدا فان لم یستطع فعلی قفاه یومی ایماء فان لم یستطع فالله تعالی احق بقبول

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

العذر منه (صلوٰۃ المریض)

نبی علیہ السلام نے فرمایا بیمار کھڑا ہو کر نماز پڑھے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھے اس کی بھی طاقت نہ ہو تو چت لیٹ کر اشارہ سے پڑھے۔ اگر اس کی ہمت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرمائے گا۔

بین السطور میں لکھا ہے رواہ اصحابنا فی کتبھم ولم یبینوا حالہ ودرایتہ۔

اس حدیث کو ہمارے فقہاء نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ مگر اس کی کوئی حالت نہیں بتلائی۔ حالت کیا بیان ہو جب کہ سرے سے یہ حدیث ہی نہیں ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضؓ سے بخاری، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ میں صاف موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فان لم تستطع فعلی جنب یعنی کہ اگر تم بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکو تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھو۔

حنفیہ اس بات کے قائل ہیں کہ زیادہ بیمار انسان ٹانگیں قبلے کی طرف کر کے چت لیٹ کر نماز پڑھے۔ محشی ہدایہ نے دارقطنی میں حضرت علی رضؓ سے مروی ایک روایت سے استدلال کیا ہے جس کے الفاظ یوں نقل کیے ہیں۔

فان لم یستطع فقاعدا فان لم یستطع صلی مستلقیا رجلاہ مما یلی القبلۃ۔

کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھے اتنی بھی ہمت نہ ہو تو پاؤں قبلے کی طرف کر کے سیدھا لیٹ کر نماز پڑھے۔

مگر اس میں بھی خیانت سے کام لیا گیا ہے اصل الفاظ اس طرح ہیں۔

فان لم یستطع ان یصلی قاعدا صلی علی جنبہ الایمن مستقبل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

القبلة فان لم یستطع ان یصلی علی جنبہ الایمن صلی مستلقیا رجلاہ مما یلی القبلة۔

بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکے تو دائیں کروٹ قبلہ رو ہو کر نماز پڑھے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر سیدھا لیٹ کر پاؤں قبلہ کی طرف کرلے۔

نیز یاد رہے یہ روایت حد درجہ ضعیف ہے اور استدلال کے قابل نہیں۔

ص۱۲۷ سجدے میں بھی جھوٹ

قولہ علیہ السلام السجدة علی من سمعھا وعلی من تلاھا

(سجدة التلاوة)

سجدۂ تلاوت سننے والے اور پڑھنے والے دونوں پر واجب ہے۔

یہ حدیث نہیں ہے جس سے سجدہ تلاوت کا وجوب ثابت کیا جا رہا ہے۔ بلکہ ابن عمرؓ کا قول ہے (ابن ابی شیبہ)

اس کے برعکس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورہ نجم سن کر سجدۂ تلاوت نہ کرنا ثابت ہے (عن زید بن ثابت بخاری، مسلم) حضرت عمرؓ نے سجدہ کی آیت پڑھ کر فرمایا

یا ایھا الناس انما نمر بالسجود فمن سجد فقد اصاب ومن لم یسجد فلا اثم علیہ ولم یسجد عمرؓ

اے لوگو ہم سجدے کی آیتوں پر گزرتے ہیں۔ پس جس نے سجدہ کیا اس نے درست کیا۔ جس نے نہ کیا اسے گناہ نہیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے سجدہ نہ کیا۔

اس سے آگے ابن عمرؓ سے بھی یہ الفاظ مروی ہیں۔

ان اللہ لم یفرض السجود الا ان نشاء

اللہ تعالیٰ نے یہ سجدے فرض نہیں کیے یہ ہماری مرضی پر ہیں (بخاری)

ص۱۲۶ بوجھو تو جانیں

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

كانوا يسافرون ويعودون الى اوطانهم مقيمين من غير عزم جديد (صلوٰة المسافر)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سفر کرتے تھے۔ اور اپنے وطنوں کو لوٹتے تھے۔ اقامت اختیار کرنے والے بغیر نئے ارادے کے۔

یہ حدیث نہیں اور نہ جانے اس کا مطلب بھی کیا ہے۔

ص۱۲۷ تقلید ختم

قوله عليه السلام لا جمعة ولا تشريق ولا فطر ولا اضحى الا في مصر جامع (صلوٰة الجمعة)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ تشریق اور عیدین نہیں جائز مگر بڑے شہر میں۔

یہ حدیث رسولؐ نہیں حضرت علیؓ کا قول ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

خود حنفیہ کا اب اپنے اس مشہور مسلک پر عمل نہیں رہا اور اُنھوں نے اس کی دھجیاں فضائے بسیط میں بکھیر کر رکھ دی ہیں۔

ص۱۲۷ ثابت نہیں

قوله عليه السلام اذا مالت الشمس فصل بالناس الجمعة (ر)

حضورؐ نے فرمایا جب سورج ڈھل جائے تو لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھا۔
حضورؐ سے ایسا کوئی فرمان ثابت نہیں۔

ص۱۲۸ توہین

عن عثمان انه قال الحمد لله فارتج عليه فنزل وصلى (ر)

حضرت عثمانؓ خطبہ جمعہ میں الحمد للہ ہی کہنے پائے تھے کہ ذہن گڈمڈ ہو گیا اور منبر سے اُتر آئے اور نماز پڑھا دی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک بے سروپا قصہ ہے۔ خود حاشیہ میں لکھا ہے۔

ھذہ القصۃ لم تعرف فی کتب الحدیث بل فی کتب الفقہ۔

یہ قصہ حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتا صرف فقہ کی کتابوں کو اس کا شرف حاصل ہے۔

صفحہ ۱۳۰ اتنا مقام حدیث کو بھی دے دو	قولہ علیہ السلام اذا خرج الامام

فلا صلوٰۃ ولا کلام (ص ۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام خطبہ جمعہ کے لیے آجائے تو نماز اور گفتگو منع ہو جاتی ہے۔

یہ حدیثِ رسول ؐ نہیں۔ امام زہری ؒ کا قول ہے۔ اور اس کے الفاظ اس طرح ہیں:۔

تخروج الامام یقطع الصلوٰۃ وکلامہ یقطع الکلام (مؤطا)

امام آجائے تو نماز جائز نہیں۔ خطبہ شروع ہو جائے تو بات کرنا جائز نہیں۔

اور بروایت جابر ؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ خطبہ کے دوران میں کوئی شخص آئے تو اسے دو مختصر رکعتیں پڑھنا چاہئیں (مسلم)

صفحہ ۱۳۱ لومڑ	ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لہ جبۃ فنک او صوف یلبسھا فی الاعیاد (باب العیدین)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم لومڑ کی کھال یا اون سے تیار کردہ جبہ عید کے موقع پر استعمال فرمایا کرتے تھے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

صفحہ ۱۳۱ پڑھیئے روکا کس نے ہے	ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یصلی العید والشمس علی قید رمح او رمحین (؟)

نبی علیہ السلام عید کی نماز پڑھتے تھے جب سورج ایک نیزے یا دو نیزے کی بلندی پر ہوتا تھا۔

یہ کوئی حدیث نہیں ہے۔

ص ۱۳۲ کوئی سند انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی الطریق (؟)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم (عید الاضحیٰ کے موقع پر) راستہ میں تکبیریں کہتے تھے

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص ۱۳۳ دور کی کوڑی ھذا ھو الماثور عن الخلیل صلوات اللہ علیہ (؟)

"تکبیرات تشریق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہیں۔

ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔

ص ۱۳۴ عبارت دشمنی فی کل رکعۃ رکوع واحد وقال الشافعی رکوعان لہ ماروت عائشۃ ولنا روایۃ ابن عمر والحال اکشف علی الرجال (صلوۃ الکسوف)

نماز کسوف کی ہر رکعت میں ایک ہی رکوع ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک دو رکوع ہیں۔ ان کی دلیل عائشہ رضؓ کی روایت ہے (صحیحین) اور ہماری دلیل ابن عمر رضؓ کی روایت ہے۔ اور مردوں کو بات کا زیادہ علم ہوتا ہے۔

حالانکہ عبداللہ بن عمر رضؓ سے ایک رکوع کی کوئی روایت مروی نہیں ہے البتہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے ابوداؤد میں ایک روایت آتی ہے جس میں رکوع کی تعداد کا بیان نہیں مگر صحیحین میں انہی سے صراحت کے ساتھ ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رکعت میں دو رکوع مروی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے بلکہ حضرت عائشہؓ کے علاوہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے بھی (مسلم) اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے بھی (صحیحین) وغیرہ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے دو رکوع والی روایتوں کو باقاعدہ مردانہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

حاشیہ میں لکھا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ لمبے رکوع کی وجہ سے نمازیوں نے ایک رکوع کو دو رکوع سمجھ لیا ہو۔ ایسے لگتا ہے۔ یہ محشی صاحب اگلی صف میں کھڑے تھے۔ اور جلیل القدر صحابہ کی بجائے انہیں صحیح علم ہے۔ حالانکہ ان روایات میں دو طویل رکوعوں کے درمیان طویل قیام کا بھی ذکر ہے۔

۱۳۴ تجاہل عارفانہ

ولیس فی الکسوف خطبۃ لانہ لم ینقل (د")

نماز کسوف کے لیے خطبہ نہیں۔ کیونکہ یہ مروی نہیں ہے۔ یہ سراسر تجاہل عارفانہ ہے حضرت اسماءؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے صحیحین میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے مسلم میں اور دیگر صحابہؓ سے مختلف کتب احادیث میں خطبہ کسوف ثابت ہے۔

۱۳۴ غلط بیانی

ورسول اللہ علیہ وسلم استسقیٰ ولم ترو عنہ الصلوٰۃ (باب الاستسقاء)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے استسقاء مانگی اور آپ سے نماز استسقاء ثابت نہیں۔

یہ بات صریحاً غلط ہے۔ بروایت عبد اللہ بن زیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز استسقاء ثابت ہے (صحیحین) اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے (ابو داؤد)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس سے قبل لکھا ہے۔

قال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ لیس فی الاستسقاء صلوٰۃ مسنونۃ فی جماعۃ فان صلی الناس وحدانًا جاز۔

امام ابوحنیفہ نے کہا استسقاء میں باجماعت نماز مسنون نہیں۔ اگر لوگ اکیلے اکیلے پڑھ لیں تو جائز ہے۔

حالانکہ مذکورہ احادیث میں نماز استسقاء باجماعت ثابت ہے۔ اکیلے اکیلے پڑھنے کی کوئی حدیث نہیں۔

ص۱۳۵ ولاخطبۃ عند ابی حنیفہ (۔)

استسقاء کے موقع پر امام صاحب کے نزدیک خطبہ جائز نہیں۔ نبی علیہ السلام سے ثابت ہے۔ مثلاً حضرت عائشہؓ سے ابوداؤد میں عبداللہؓ بن زیدؓ سے مسند احمد میں اور ابوہریرہؓ سے ابن ماجہ میں۔

ص۱۳۵ واہ رے فرمانبرداری

اما عند ابی حنیفہ فلا یقلب (رداءہ ۔)

امام صاحبؒ فرماتے ہیں۔ استسقاء کے موقع پر چادر بھی نہیں پلٹنا چاہیے حالانکہ عبداللہ بن زیدؓ کی صحیحین والی روایت میں صاف موجود ہیں۔ وحوّل رداءہ اور آپؐ نے اپنی چادر پلٹائی۔

آگے لکھا ہے:

ولا یقلب القوم اردیتھم لانہ لم ینقل انہ امرھم بذلک (۔)

اور مقتدی اپنی چادر نہ پلٹائیں اس لیے کہ ثابت نہیں کہ حضورؐ نے ان کو اس چیز کا حکم دیا ہو۔

تاہم مسند احمد میں صحابہ کرامؓ کا حضورؐ کی موجودگی میں چادریں پلٹانا ثابت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اسے ہم تقریری حدیث کہہ سکتے ہیں۔

ص۱۳۹ فاش غلطی

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا اجر لہ (باب الجنائز)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا ثواب نہیں۔

ابوداؤد کی اس روایت میں صالح مولی التوأمۃ راوی ضعیف اور منفرد ہے۔

نیز اصل الفاظ فلا شئ علیہ ہیں۔ فلا اجر لہ کے بارے میں حافظ ابن عبدالبر کہتے ہیں۔ خطاء فاحش۔ یہ فاش غلطی ہے۔ اس کے برعکس عائشہ صدیقہ رضی سے مسجد میں نماز جنازہ کے متعلق صحیح حدیث موجود ہے۔ (مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ) نیز حضرت ابوبکر رض کا جنازہ بھی مسجد میں پڑھا گیا (عبدالرزاق) بلکہ حضرت عمر رض کا بھی (موطا امام مالک رح)

ص۱۴۲ تلاش گمشدہ

لان شھداء احد ما کان کلھم قتیل السیف والسلاح (باب الشھید)

اس لیے کہ شہدائے احد کے سب تلوار اور ہتھیار کے ذریعہ ہی قتل نہیں ہوئے تھے۔

اس مفہوم کی حدیث کسی کی نظر سے گزری ہو تو اطلاع دیں۔

ص۱۴۲ خودکشی

وشھداء احد ماتوا عطاشا والکاس یدار علیھم خوفا من نقصان الشھادۃ (ر)

اور شہدائے احد پیاسے فوت ہو گئے حالانکہ پانی کا پیالہ ان پر گھمایا جا رہا تھا۔ صرف اس وجہ سے کہ کہیں درجہ شہادت میں کمی واقع نہ ہو جائے۔

یہ حدیث کہیں نہیں ہے۔

ص۱۴۳ بے ثبوت اقوال

لان علیا لم یصل علی البغاۃ (ر)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کہ حضرت علی رضؓ نے باغیوں کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔

یہ کوئی روایت نہیں ہے۔

ص۱۴۵ قول علی لا زکوٰۃ فی مال الضماد (کتاب الزکوٰۃ)

حضرت علی رضؓ کا قول ہے کہ پھنسے ہوئے مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

اس قول کا وجود نہیں ہے۔

ص۱۴۹ حدیث علی موقوفا و مرفوعا لا یؤخذ فی الزکوٰۃ الا الثنی فصاعداً (زکوٰۃ الغنم)

حضرت علی رضؓ سے موقوفاً اور مرفوعاً روایت ہے کہ زکوٰۃ میں صرف دو دانت یا اس سے زیادہ عمر کا جانور لیا جائے گا۔

یہ حدیث کسی طریقے سے بھی حضرت علی رضؓ سے مروی نہیں ہے۔

ص۱۴۹ والتخییر بین الدینار والتقویم ماثور عن عمر رضؓ (زکوٰۃ الخیل)

فی گھوڑا ایک دینار یا اس کی قیمت زکوٰۃ دینے کا اختیار حضرت عمر رضؓ سے منقول ہے۔

یہ حوالہ بھی نامعلوم ہے۔

ص۱۵۱ ردّ و بدل

قولہ علیہ السلام لیس فی الحوامل والعوامل ولا فی البقرۃ المثیرۃ صدقۃ (فصل فیما لا صدقۃ فیہ)

بوجھ اٹھانے والے ، کام کرنے والے اور ہل چلانے والے بیلوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

حوامل کا لفظ کہیں نہیں ہے۔ باقی الفاظ بھی اس طرح اکٹھے نہیں ملتے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص۱۵۱ له علیہ السلام لا تاخذ وا من حزرات اموال الناس فخذ وا من حواشی اموالها (ہ)

زکوٰۃ میں بہترین مال نہ لو درمیانہ مال لو۔

یہ مسئلہ گو اپنی جگہ صحیح ہے۔ مگر یہ الفاظ حضورؐ سے ثابت نہیں۔

ص۱۵۱ کہاں فرمایا

قولہ علیہ السلام فی خمس من الابل السائمۃ شاۃ ولیس فی الزیادۃ شئ حتی تبلغ عشرا (ہ)

حضور علیہ السلام نے فرمایا پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ دس سے کم پر اس سے زیادہ نہیں۔

یہ حدیث نہیں ہے۔ اس سے اگلے الفاظ

وھکذا قال فی کل نصاب

آنحضورؐ نے ہر نصاب میں اسی طرح فرمایا۔

یہ بھی کوئی حدیث نہیں ہے۔

ص۱۵۴ قولہ علیہ السلام یقومھا فیؤدی من کل مائتی درھم خمسۃ درھم (زکوٰۃ العروض)

آنحضورؐ نے فرمایا سامان تجارت کی قیمت لگا کر ہر دو سو درہم میں سے پانچ درہم زکوٰۃ ادا کرے۔

یہ حدیث دستیاب نہیں ہے۔

ص۱۵۶ اس میں سچائی کا عشر عشیر بھی نہیں ہے

قول عمر فان اعیاکم فالعشر

(باب فیمن یمر علی العاشر)

یعنی دشمن ملک سے تعلق رکھنے والا تاجر اگر ہمارے ملک میں آئے،

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور یہ معلوم نہ ہو سکے۔ کہ وہ ہم سے کیا لیتے ہیں۔ تو اس سے دسواں حصّہ محصول لیا جائے گا۔

حضرت عمرؓ سے منسوب یہ قول ثابت نہیں ہے۔

۱۷۰ ثبوت لائیے

قوله عليه السلام صاعنا اصغر الصيعان (صدقة الفطر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا صاع سب سے چھوٹا ہے۔
آپؐ کی زبانِ مبارک سے یہ الفاظ نہیں نکلے۔

۱۷۱ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا

دلنا قوله عليه السلام بعد ما شهد الاعرابی برؤية الهلال الا من اكل فلا ياكلن بقية يوم ومن لم ياكل فليصم (كتاب الصوم)

یہ بات کہ فرضی یعنی رمضان کے روزے یا نذر معین کے روزے کی نیت اگر دن کو بھی زوال سے پہلے پہلے کر لے تو جائز ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کی رویت ہلال کے بارے میں شہادت کے بعد فرمایا۔

جس نے کھالیا ہے وہ باقی دن نہ کھائے۔ اور جس نے نہیں کھایا وہ روزہ رکھے۔

حدیث کی بات نہ ہوتی تو ہیں کہتا یہ کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا ہے اعرابی کی شہادت والی حدیث ابن عباسؓ سے ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ میں مروی ہے۔

جس میں صاف الفاظ یہ ہیں :۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا۔

اے بلالؓ اعلان کر دو کل روزہ رکھیں۔

اور ایک حدیث سلمہ بن اکوعؓ سے بخاری میں آئی ہے جس میں اعرابی کی شہادت کا کوئی قصہ نہیں۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے بنو اسلم کے ایک آدمی کو حکم دیا۔

ان اذن فی الناس ان من کان اکل فلیصم بقیۃ یوم ومن لم یاکل فلیصم فان الیوم عاشوراء۔

اعلان کر دو کہ جس نے کھا لیا ہے وہ بقیہ دن روزہ رکھے۔ اور جس نے نہیں کھایا وہ بھی روزہ رکھے اور یہ عاشورہ کا دن تھا۔

یعنی نہ تو پہلی حدیث میں اعرابی نے دن کو شہادت دی اور نہ دوسری حدیث میں ماہِ رمضان یا نذر کے روزہ کا ذکر ہے۔ لہٰذا استدلال کی عمارت دھڑام سے نیچے آگری۔

ص ۱۷۳ نفلی نافرمانی

قولہ علیہ السلام لا یصام الیوم الذی یشک فیہ انہ من رمضان الا تطوعاً (۲)

نبی علیہ السلام نے فرمایا شک والے دن کا روزہ رمضان سمجھ کر نہیں رکھنا چاہیے۔ البتہ بطور نفل جائز ہے۔

یہ حدیث ناپید ہے۔

ص ۱۷۳ قیل الصوم افضل اقتداء بعلی وعائشۃ فانہما کانا یصومانہ (۲)

ایک قول یہ ہے کہ یوم شک کا روزہ افضل ہے۔ کیونکہ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ رضی یہ روزہ رکھتے تھے۔

یہ آثار بے ثبوت ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص ۱۷۹ عام کر دیا

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر فی رمضان فعلیہ ما علی المظاہر (ما یوجب القضاء والکفارۃ)

نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے رمضان میں روزہ توڑ لیا۔ اس پر ظہار کے برابر کفارہ ہے۔

مَن کی عمومیت سے استدلال کیا گیا ہے۔ حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کوئی عمومی حکم صادر نہیں فرمایا تھا۔

ص ۱۸۰ خاص کر دیا

فقال کل انت وعیالک یجزیک ولا یجزی احد بعدک (ر)

مشہور حدیث کے مطابق جس اعرابی نے روزہ توڑ لیا تھا۔ اور اسے کسی کفارہ کی طاقت نہ تھی۔ تو آپؐ نے اسے کھجوروں کا ٹوکرا دے کر ارشاد فرمایا۔ اسے تو اور تیرا بال بچہ کھالے۔ یہ رعایت تیرے لیے ہے۔ تیرے بعد کسی کے لیے نہیں ہے۔

خط کشیدہ الفاظ کہیں ثابت نہیں یہ قطعاً گپ شریف ہیں۔

ص ۱۸۳ میت دشمنی

قولہ علیہ السلام لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد (فصل فی افطار الصوم)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ رکھے اور نہ نماز پڑھے۔" یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حضرت ابن عمرؓ کا قول ہے اور (مصنف عبدالرزاق و مؤطا امام مالکؒ) اور ابن عباسؓ (النسائی) وغیرہ کا۔

اس کے برعکس صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من مات وعلیہ صوم صام عنہ ولیہ۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کوئی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے۔ اسی طرح حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میری ماں فوت ہو گئی ہے۔ اس کے ذمہ رمضان کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے قضا دوں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کا قرض زیادہ حق دار ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔ (صحیحین)

اس طرح ایک عورت کا قصہ بھی ہے۔ جس کی ماں فوت ہو گئی تھی۔ اور اس کے ذمہ نذر کے روزے تھے۔ تو آپؐ نے اسے فرمایا۔ صومی عن امک (عن ابن عباس مسلم) " تو اپنی ماں کی طرف سے روزے رکھ " وغیرہ۔

یعنی مرنے والے کی طرف سے فدیہ اور قضا دونوں طرح جائز ہے۔

ص۱۹۱ تحریف

حدیث عائشۃ کان النبی علیہ السلام لا یخرج من معتکفہ الا لحاجۃ الانسان۔ (باب الاعتکاف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اعتکاف والی جگہ سے نہیں نکلتے تھے مگر حاجت انسانی کے لیے۔

حدیث یوں نہیں بلکہ یوں ہے:

کان لا یدخل البیت الا لحاجۃ " (بخاری ص۲۷۲)

آپؐ گھر میں صرف ضرورت کے لیے داخل ہوتے تھے۔

اسی صفحہ پر صاحب ہدایہ نے صاحبین کے اس مسلک کو ترجیح دی ہے کہ معتکف نصف یوم تک بلا عذر مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ جو مقلدین صرف نہا لینے سے اعتکاف فاسد ہو جانے کا فتویٰ دیتے رہتے ہیں انہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

ص۱۹۳ شوق مبالغہ | قولہ علیہ السلام ایما صبی حج عشر حج ثم بلغ فعلیہ حجۃ الاسلام (کتاب الحج)

حضور علیہ السلام نے فرمایا کوئی بچہ دس حج بھی کرلے بالغ ہونے کے بعد اسلامی حج اس کے ذمہ ہے۔

دس کی تعداد کہیں مذکور نہیں۔

ص۱۹۶ حج اور جھوٹ | واتموا الحج والعمرۃ للہ واتمامھا ان یحرم بھما من دویرۃ اھلہ کذا قال علی وابن مسعود (کتاب الحج المواقیت)

فرمان باری تعالیٰ ہے۔ حج اور عمرہ کو پورا کرو اللہ کے لیے اور اس کا پورا کرنا یہ ہے کہ ان کے لیے اپنی کٹیا سے ہی احرام باندھ لیا جائے۔ حضرت علی رضؓ اور حضرت ابن مسعودؓ نے یہی فرمایا ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کا نام بیچ بیں خواہ مخواہ ہی ہے۔

ص۲۰۳ قولہ علیہ السلام ولیصل الطائف لکل اسبوع رکعتین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف کرنے والے کو چاہیے کہ ہر سات پھیروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھے (باب الاحرام وارکان الحج)

یہ حدیث قولاً نہیں عملاً ثابت ہے (عن ابن عمرؓ، بخاری)

ص۲۰۳ قولہ علیہ السلام من اتی البیت فلیحیہ بالطواف (")

حضور علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بیت اللہ میں آئے اسے طواف (طوافِ قدوم) کرنا چاہیے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص۲۰۸ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر المواقف ما استقبلت به القبلة۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا میدان عرفات میں قبلہ رو ہو کر وقوف کرنا بہت عمدہ ہے (ر)

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص۲۰۹ ان النبی علیہ السلام وقف عند هذا الجبل وكذا عمرؓ (ر)

مزدلفہ میں قزح پہاڑ کے قریب نبی علیہ السلام نے وقوف کیا اور اسی طرح حضرت عمر رضؓ نے بھی۔

حضرت عمر رضؓ سے اس کا ثبوت نہیں۔

ص۲۰۹ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب بمزدلفة ثم تعشى ثم اخر والاقامة للعشاء (ر)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب کی نماز پڑھی پھر کھانا کھایا پھر عشاء کے لیے الگ اقامت کہی۔

یہ حدیث نہیں ابن مسعودؓ کا عمل تھا (بخاری)

ص۲۱۳ روی عن رسول اللہ علیہ السلام انہ قال ان اول نسکنا فی یومنا ھذا ان نرمی ثم نذبح ثم نحلق (ر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج (۱۰ ذوالحج کو) پہلا کام یہ ہے کہ ہم کنکریاں پھینکیں۔ پھر ذبح کریں پھر حجامت بنوائیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان ثابت نہیں۔

ص۲۱۳ و فی الحدیث افضلها اولها (ر)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔ کہ طواف زیارت کے لیے پہلا دن افضل ہے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص۲۱۹ قولہ علیہ السلام من قلد بدنۃ فقد احرم۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جانور کو قلادہ پہنا دیا وہ حالتِ احرام میں ہوگیا۔

یہ حدیث نہیں ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ کا قول ہے (مصنف ابن ابی شیبہ)

ص۲۲۰ قولہ علیہ السلام القِران رخصۃ (باب القِران)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج قِران ایک رخصت ہے۔

اس حدیث کا کوئی وجود نہیں ہے۔

ص۲۲۳ وعن عمرؓ انہ امر فی مثلہ بذبح الشاۃ (ر)

جس قارن کے پاس قربانی نہ ہوا اور وہ ایامِ حج میں تین روزے بھی نہ رکھ سکے تو ایسے شخص کو حضرت عمرؓ نے بکری ذبح کرنے کا حکم دیا تھا۔

یہ واقعہ کسی حدیث کی کتاب میں نہیں البتہ صاحبِ مبسوط نے حج تمتع کے بارے میں اس قسم کا واقعہ نقل کیا ہے۔

ص۲۴۷ وان کان جنبا فعلیہ بدنۃ کذا روی عن ابن عباس (فصل فیما یتعلق بالطواف بغیر الطہارۃ)

جنابت کی حالت میں طواف زیارت کرنے والے کے ذمہ اونٹ کا کفارہ ہے حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح مروی ہے۔

حالانکہ کوئی مروی نہیں ہے۔

ص۲۴۳ قال عطاء اجمع الناس علی ان علی الدال الجزاء (فصل فی الصید)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عطاءؒ نے کہا حالتِ احرام میں شکار تبلانے والے کے ذمہ جزاء ہونے پر لوگوں کا اجماع ہے۔

عطاء سے یہ قول ثابت نہیں۔

ص۲۴۸ روی عن عمر انہ قتل سبعًا واھدیٰ کبشًا وقال انا ابتدأناہ (//)

حضرت عمرؓ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے (احرام کی حالت میں) ایک درندے کو قتل کیا تو ایک مینڈھے کا کفارہ دیا اور کہا ابتداء ہماری طرف سے ہوئی تھی (یعنی اس نے حملہ نہیں کیا تھا)

یہ واقعہ کہیں ثابت نہیں ہے۔

ص۲۶۳ والعمرۃ سنۃ وقال الشافعی فریضۃ لقولہ علیہ السلام العمرۃ فریضۃ کفریضۃ الحج ولنا قولہ علیہ السلام الحج فریضۃ والعمرۃ تطوع (باب الفوات)

اور عمرہ سنّت ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں۔ فرض ہے۔ ان کی دلیل حضورؐ کا یہ فرمان ہے کہ عمرہ حج کی طرح فرض ہے۔ اور ہماری دلیل آپؐ کا یہ فرمان ہے کہ حج فرض ہے۔ اور عمرہ نفل ہے۔

اوّل الذکر حدیث کے الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ دُوسری روایت بھی عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے (مصنف ابن ابی شیبہ)

ص۲۶۴ حدیث الخثعمیۃ فانہ علیہ السلام قال فیہ حجی عن ابیک واعتمری (باب الحج عن الغیر۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعمیہ نامی عورت سے فرمایا تو اپنے (بوڑھے) باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں عمرہ کا ذکر نہیں ہے۔

ص ۲۷۴ لو میرج | قولہ علیہ السلام لا نکاح الا بشہود۔ (کتاب النکاح)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نکاح بغیر گواہوں کے۔

الفاظ یوں نہیں بلکہ یوں ہیں:

لا نکاح الا بولی وشاھدی عدل (عن عائشہ ابن حبان - عن عمران بن حصین - احمد - دارقطنی)

"نہیں نکاح بغیر ولی کے اور دو عادل گواہوں کے" نصف سے زائد حدیث اس لیے کھا گئے تاکہ نکاح کے لیے ولی اور گواہوں کے لیے عدالت کی شرائط و فقہ کی نذر کیا جا سکے۔

ص ۲۷۶ ادبی ذوق | قولہ علیہ السلام من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یجمعن ماءہ فی رحم اختین (فصل فی بیان المحرمات)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنا پانی دو بہنوں کے رحم میں جمع نہیں کرنا چاہیے۔

مسئلہ بے شک صحیح ہے مگر یہ حدیث حضورؐ سے ثابت نہیں۔

ص ۲۸۱ بہتان | قال مالک ھو جائز لانہ کان مباحا (۲)
امام مالکؒ نے کہا متعہ جائز ہے کیونکہ یہ مباح تھا

یہ بالکل غلط الزام ہے۔ خود محشی ہدایہ نے اس کی سخت تردید کی ہے۔ امام صاحبؒ نے مؤطا میں متعہ کے خلاف حدیث بیان فرمائی ہے۔

ص ۲۸۵ بے سروپا | قولہ علیہ السلام النکاح الی العصبات۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(باب فی الاولیاء والاکفاء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح میں ولایت عصبہ کو حاصل ہوتی ہے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص۳۳۳ قولہ علیہ السلام الطلاق بالرجال والعدۃ بالنساء۔

(کتاب الطلاق)

نبی علیہ السلام نے فرمایا طلاق کا اعتبار مردوں کے لحاظ سے ہے اور عدت کا اعتبار عورتوں کے لحاظ سے ہے۔

یہ حدیث نہیں کچھ صحابہ کا قول ہے۔

ص۳۳۲ قال علیہ السلام لعن اللہ الفروج علی السروج۔

(باب ایقاع الطلاق)

مصنف نے اس سے جزو بول کر کل مراد لینے پر استدلال کیا ہے۔

حالانکہ روایت یوں نہیں بلکہ یوں ہے۔ اور سند بھی ضعیف ہے۔

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ذوات الفروج ان یرکبن السروج (کامل ابن عدی۔)

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے عورتوں کو گھوڑا سواری سے منع فرمایا۔

ص۳۸۶ مگر جھوٹ سے استغفار چاہیے

قولہ علیہ السلام للذی واقع فی ظہارہ قبل الکفارۃ

استغفر اللہ ولا تعد حتیٰ تکفر (باب الظہار)

ایک شخص جس نے ظہار کیا تھا۔ کفارہ سے قبل بیوی کے پاس چلا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا اللہ سے استغفار اور آئندہ کفارہ سے قبل اس کا اعادہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرنا چاہیے۔

حدیث میں استغفار کا ذکر نہیں۔

ص ۴۰۵ جھوٹ

قال علیہ السلام السر النکاح (فصل فی الحداد)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدت کے اندر بیوہ سے خفیہ عہد و پیمان کرنا بھی نکاح ہے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص ۴۰۹ مسلسل جھوٹ

قال علیہ السلام شہادۃ النساء جائزۃ فیما لا یستطیع الرجال النظر الیہ (باب ثبوت النسب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں مرد نہیں دیکھ سکتے ان معاملات میں عورتوں کی گواہی معتبر ہے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص ۴۲۰ چل سو چل

وحدیث فاطمۃ بنت قیس ردہ عمرؓ فانہ قال لا ندع کتاب ربنا وسنۃ نبینا بقول امرأۃ لا ندری صدقت ام کذبت حفظت ام نسیت سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول للمطلقۃ الثلاث النفقۃ والسکنی ما دامت فی العدۃ (فصل فی نفقۃ المطلقۃ)

اور فاطمہ بنتِ قیس کی روایت کو حضرت عمرؓ نے رد کر دیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ ہم ایک عورت کے کہنے پر کتاب و سنت کو ترک نہیں کر سکتے۔ نہ جانے وہ سچ کہتی ہے یا جھوٹ بولتی ہے۔ یا اسے صحیح یاد بھی ہے یا نہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ تین طلاق پائی ہوئی عورت کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیے نفقہ و سکنیٰ ہے۔ جب تک وہ عدت میں رہے۔

خط کشیدہ الفاظ حدیث کی کتاب میں موجود نہیں یہ صریحاً کذب بیانی ہے۔

ص۴۷۵ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ قولہ علیہ السلام ثلاث جدھن جد و ھزلھن جد النکاح والطلاق والیمین (کتاب الایمان)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مسائل میں ہنسی مذاق نہیں چلتا۔ نکاح طلاق اور قسم۔

یہاں مقام استدلال لفظ یمین (قسم) ہے اور یہ لفظ کسی حدیث میں نہیں بلکہ اس کی بجائے لفظ رجعت ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی وغیرہ)

ص۴۸۴ کوڑے ان علیا لما اراد ان یقیم الحد کر ثمرتہ (کتاب الحدود وفصل فی کیفیۃ الحد واقامتہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ حد لگانے لگے تو انہوں نے اپنے کوڑے کی گرہ توڑ ڈالی۔ یہ حضرت علی رضؓ سے ثابت نہیں ہے۔

ص۴۸۴ البتہ جھوٹی روائتیں وضع کرنیوالوں پر ایسے ہی کوڑے برسنا چاہئیں

ان علیا کان یامر بالتجرید فی الحدود (ر)

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ننگے جسم پر کوڑے لگانے کا حکم دیتے تھے۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ نہ صرف علی رضؓ سے بلکہ حضرت مغیرہؓ اور حضرت ابن مسعود رضؓ سے بھی اس کے برعکس ثابت ہے (مصنف عبدالرزاق)

ص۴۸۷ اہل لمبی قولہ علیہ السلام ادرؤا الحدود بالشبہات (باب الوطی الذی یوجب الحد والذی لایوجبہ)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبہات کی بنا پر حدود کو دور کرو۔
یہ حدیث نہیں اس قسم کا ایک قول حضرت عمر رضہ سے مروی ہے۔
(ابن ابی شیبہ)

صـ ۴۸۹ ریڈ یو گپستان

ومن زفت الیہ غیر امرأۃ وقال النساء انہا زوجتک فوطیہا لاحد علیہ وعلیہ المہر قضی بذٰلک علی (رضہ)

اور جس کی طرف غیر عورت بھیج دی گئی اور عورتوں نے کہا یہ تیری بیوی ہے وہ اس سے ہم بستر ہو گیا۔ تو اس پر حد نہیں۔ البتہ اس کے ذمہ مہر ہے حضرت علی رضہ نے یہی فیصلہ کیا تھا۔
حضرت علی رضہ کی طرف اس مسئلہ کی نسبت بالکل گپ ہے۔

صـ ۴۹۱ مگر وطی کرنے والے پر حد نہیں

یروی انہ تذبح البہیمۃ وتحرق (رضہ)

روایت ہے کہ جس جانور سے کوئی انسان وطی کرے اس جانور کو ذبح کر کے جلا دیا جائے۔
نبی علیہ السلام سے ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔

صـ ۵۰۵ محض شوق اختراع

قولہ علیہ السلام الخال اب (حد القذف)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماموں باپ کے قائم مقام ہے۔
یہ حدیث نہیں ہے۔

صـ ۵۰۹ جھوٹوں کے لیے ۷۵ بھی کم ہیں

وھو ما ثور عن علی۔ (فصل فی التعذیر)

حضرت علی رضہ سے تعزیرہ ۷۵ کوڑے منقول ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ نسبت بے ثبوت ہے۔ آنحضورؐ سے زیادہ سے زیادہ تعزیر دس کوڑے ثابت ہے۔ (عن ابی هريرة طبرانی۔ عن ابی بردة صحیحین)

ص ۵۱۲ کبوتر باز

قوله عليه السلام لا قطع فی الطير۔
(كتاب السرقة۔ باب ما يقطع فيه و ما لا يقطع)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرندوں کی چوری میں قطع ید نہیں۔
یہ حدیث نہیں۔ حضرت عثمانؓ کا قول ہے۔ (ابن ابی شیبہ)

ص ۵۱۵ کفن چور

قوله عليه السلام لا قطع على المختفی (ر)
حضور علیہ السلام نے فرمایا کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ یہ بھی حدیث نہیں۔ اس مفہوم کا ایک قول ابن عباسؓ سے مروی ہے (ابن ابی شیبہ)

ص ۵۳۵ جھوٹ

قال عليه السلام فی العهود وفاء لا غدر
(كتاب السير۔ باب الموادعة ومن يجوز امانه)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد شکنی نہیں کرنی چاہیے۔
یہ حضورؐ کے الفاظ نہیں عمرو بن عبسہ کے الفاظ ہیں۔ جو انھوں نے ایک سفر جہاد کے دوران میں حضرت معاویہ سے کہے تھے (ابوداؤد، نسائی وغیرہ)

ص ۵۳۷ پے در پے جھوٹ

قوله عليه السلام امان العبد امان۔
رواه ابو موسیٰ الاشعری (ر)

بروایت ابو موسیٰ اشعریؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام کی پناہ بھی معتبر پناہ ہے۔
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں حضرت عمرؓ سے اس قسم کے الفاظ ملتے ہیں۔ (عبد الرزاق)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص۵۳۹ انه علیه السلام نهیٰ عن ذبح الشاة الا لما کلة (باب الغنائم وقسمتها)

نبی علیہ السلام نے کھانے کے مقصد کے سوا بکری ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث نہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حکم تھا (ابن ابی شیبہ)

ص۵۳۹ انه علیه السلام نهیٰ عن بیع الغنیمة فی دار الحرب (〃)

نبی علیہ السلام نے دار الحرب میں سامانِ غنیمت کی بیع سے منع فرمایا۔

اس حدیث کا وجود نہیں ہے۔

ص۵۴۳ حدیث کے مخالف

قال علیه السلام للفارس سهمان وللراجل سهم (فصل فی کیفیة القسمة)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار کے لیے دو حصے اور پیدل کے لیے ایک حصہ ہے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص۵۴۳ عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قسم للفارس وللراجل سهما (〃)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار اور پیدل ہر دو کے لیے ایک ایک حصہ مقرر فرمایا۔

یہ بھی حدیث نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بخاری شریف میں صاف مروی ہے۔

ان النبی صلی الله علیه وسلم اسهم للفارس ثلاثة اسهم وللراجل سهما۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو تین حصے اور پیدل کو ایک حصہ دیا۔

ص۵۴۴ ان البراء بن اوس قاد فرسین ولم یسهم رسول الله علیه

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

السلام الالفرس واحد (")

براء بن اوس رضؓ دو گھوڑے لے گئے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک گھوڑے کا حصہ دیا۔

یہ حدیث نہیں ہے۔ اس کے برعکس ابن مندہ نے معرفۃ الصحابۃ میں ان کے لیے پانچ حصص کا ذکر کیا ہے۔

ص۵۶۱ کوئی دلیل

ان عثمان رضی اللہ عنہ لم یوظفها علی فقیر غیر معتمل (باب الجذیۃ)

حضرت عثمانؓ نے غریب بے روزگار پر جزیہ مقرر نہیں کیا تھا۔

اس کا ثبوت نہیں ہے۔

ص۵۸۸ مگر جھوٹ میں برکت نہیں

فاوضوا فانه اعظم للبرکۃ (کتاب الشرکۃ)

شراکت سے کاروبار کرو اس میں بہت برکت ہوتی ہے۔

یہ الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

ص۵۹۳ قولہ علیہ السلام الربح علی ما اشترطا والوضیعۃ علی قدر المالین (")

نفع شریکین کی شرط کے مطابق تقسیم ہوگا۔ اور ٹیکس وغیرہ دونوں کے مال کے لحاظ سے شمار ہوگا۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

اخیرین

ص۶۱ سود خور

قولہ علیہ السلام لا ربوٰ بین المسلم والحربی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فی دار الحرب (کتاب البیوع باب الربٰو)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اور حربی کے درمیان دار الحرب میں سودی کاروبار سود کے حکم میں نہیں ہے۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

صٓ ۷۵ ثبوت

قولہ علیہ السلام فی ذلک الحدیث فاعلمھم ان لھم ما للمسلمین وعلیھم ما علی المسلمین۔

(مسائل منثورہ)

اس حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا کہ ذمیوں کے حقوق وفرائض وہی ہیں جو مسلمانوں کے ہیں۔

نہ جانے یہ کس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔ کسی حدیث میں یہ الفاظ نہیں ملتے۔

صٓ ۷۸ پھرتی

قول ابن عمرو ان وثب من سطح فثب معہ۔ (کتاب الصرف)

ابن عمر رضؓ کا قول ہے۔ بیع صرف میں نقد وصولی سے پہلے اگر دوسرا ایک جگہ سے کودے تو تو بھی اس کے ساتھ کود جا۔

یہ قول ثابت نہیں ہے۔

صٓ ۱۰۵ تحکم

قولہ علیہ السلام انما بنیت المساجد لذکر اللہ تعالٰی والحکم (کتاب ادب القاضی)

مسجدیں بنائی گئی ہیں ذکر الٰہی کے لیے اور فیصلے کے لیے۔ مقام استدلال لفظ حکم ہے۔ مگر حدیث یوں نہیں ہے۔

ان ھذہ المساجد لا تصلح لشئ من ھذ البول ولا القذر وانما ھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لذکر اللہ والصلوٰۃ وقراءۃ القرآن (عن انس رضی اللہ عنہ مسلم)

ان مسجدوں میں ٹٹی پیشاب کرنا مناسب نہیں - یہ ذکر الٰہی نماز اور تلاوت کلام پاک کے لیے ہیں -

ص ۱۲۱ غلط بات ہے قولہ علیہ السلام للذی شہد عندہ لو سترتہ بثوبک لکان خیرالک -

(کتاب الشہادۃ)

نبی علیہ السلام نے گواہی دینے والے (ہزال) سے کہا - اگر تم اس (ماعز) کی پردہ پوشی کر دیتے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا - ہزال نے ماعز کے متعلق کوئی گواہی نہیں دی تھی - خط کشیدہ الفاظ غلط ہیں - ہزال نے ماعز کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا صرف مشورہ دیا تھا - (ابوداؤد)

ص ۲۰۰ لگاتار جھوٹ قول عمر اذا اقر المریض بدین جاز ذلک علیہ فی جمیع ترکتہ (کتاب اقرار المریض)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب مریض قرضے کا اقرار کرے تو یہ اس کے کل ترکہ پر جائز ہو گا -

یہ قول ثابت نہیں ہے -

ص ۲۳۵ قولہ علیہ السلام لا یجوز (لا تجوز) الھبۃ الا مقبوضۃ (کتاب الھبۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ نہیں صحیح ہوتا مگر قبضہ کے ساتھ -

یہ حدیث نہیں ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے -

ص ۲۴۳ انہ علیہ السلام اجاز العمریٰ ورد الرقبیٰ (کتاب الھبۃ)

ما یصح رجوعہ وما لا یصح) -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ (ہبہ کی ایک صورت) کو جائز رکھا اور رقبیٰ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو باطل قرار دیا۔

اس حدیث کا وجود نہیں ہے۔

ص ۲۵۲ خطرناک جھوٹ

قال علیہ السلام ما رآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن (الاجارۃ الفاسد ۃ)

نبی علیہ السلام نے فرمایا جس چیز کو مسلمان پسند کریں وہ اللہ تعالٰی کے نزدیک بھی پسندیدہ ہے۔

اس حدیث سے اہل بدعت خود کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ مگر یہ حدیث نہیں ہے عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے۔ (مسند احمد) جو غالباً کاروباری معاملات کے بارے میں ہے۔

ص ۲۸۶ اُلٹے میاں

واذا کان عصبۃ یقدم علی ذوی الارحام وھو المروی عن علی (کتاب الولاء)

میت کو آزاد کرنے والا (مولی العتاقہ) چونکہ عصبہ کے حکم میں ہوتا ہے اس لیے تقسیم ورثہ کے مسئلہ میں وہ ذوی الارحام پر مقدم ہوگا۔ حضرت علیؓ سے یہی مروی ہے۔

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی نہیں ہے۔ بلکہ ان سے اس کے برعکس مروی ہے (عبدالرزاق)

ص ۲۹۲ غلط بخشی

ان خبیبا صبر علی ذلک حتی صُلِبَ وسماہ رسول اللہ علیہ السلام سید الشھداء وقال فی مثلہ ھو رفیقی فی الجنۃ (کتاب الاکراہ)

حضرت خبیبؓ نے کفار کے جبر پر صبر کیا۔ یہاں تک کہ انہیں سُولی دے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دی گئی۔ اور حضورؐ نے انہیں سید الشہداء کا لقب دیا اور ان کے حق میں فرمایا یہ جنت میں میرے ساتھی ہوں گے۔

خط کشیدہ الفاظ کسی کتاب میں نہیں۔

ص ۲۹۶ ثبوت درکار ہے

لا یملك العبد والمکاتب شیئا الا الطلاق (کتاب الحجر)

غلام اور مکاتب کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے۔ سوائے طلاق کے یہ حدیث نہیں ہے۔

ص ۳۰۴ خود کاشتہ

قال علیہ السلام الزارع یتاجر ربہ۔ (کتاب الماذون)

نبی علیہ السلام نے فرمایا کاشتکار اپنے رب سے تجارت کرتا ہے۔

یہ حدیث صاحب ہدایہ کی خود کاشتہ ہے۔

ص ۲۳۹ اور جھوٹ کا حقدار کون

قولہ علیہ السلام الشریك احق من الخلیط والخلیط احق من الشفیع

(کتاب الشفعۃ)

نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ شریک زیادہ حق دار ہے۔ شفعہ کا خلیط سے اور خلیط زیادہ حق دار ہے۔ شفعہ کا ہمسایہ ہے۔

اس حدیث کا وجود نہیں ہے۔

ص ۳۳۱ بلا دلیل جلد بازی

قولہ علیہ السلام الشفعۃ لمن واثبہا۔ (طلب الشفعۃ والخصومۃ فیہا)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ اس کے لیے ہے جو بیع کی خبر سنتے ہی ایک دم اس کا مطالبہ کر دے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث نہیں قاضی شریح کا قول ہے (عبدالرزاق)

ص ۳۶۹ بسم اللہ | قولہ علیہ السلام المسلم یذبح علی اسم اللہ تعالیٰ سمی او لم یسم۔

(کتاب الذبائح)

نبی علیہ السلام نے فرمایا مسلمان اللہ کے نام پر ہی ذبح کرتا ہے بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے۔

ان الفاظ میں یہ حدیث دستیاب نہیں۔

ص ۳۷۰ ورنہ | قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ جردوا التسمیۃ (رر) ابن مسعودؓ کا قول ہے۔ ذبح کے وقت صرف بسم اللہ پڑھو۔

یہ قول ثابت نہیں۔

ص ۳۷۵ حوالہ؟ | نھی (رسول اللہ علیہ السلام) عن بیع السرطان (رر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیکڑے کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

ص ۳۷۸ افتراء | وابوبکر و عمر کانا لا یضحیان اذا کانا مسافرین (کتاب الاضحیۃ)

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم سفر میں ہوتے تو قربانی نہیں کرتے تھے۔

یہ بالکل جھوٹ اور افتراء ہے۔

ص ۳۷۸ الزام | عن علی لیس علی المسافر جمعۃ ولا اضحیۃ (رر) حضرت علیؓ سے روایت ہے۔ کہ مسافر پر جمعہ اور قربانی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں یہ بھی الزام ہے۔

ص ۳۷۸ ایام قربانی

روی عن عمرؓ وعلی وابن عباس رضی اللہ عنہم قالوا ایام النحر ثلثۃ افضلہا اولہا (")

حضرات عمرؓ، علیؓ اور ابن عباسؓ سے منقول ہے۔ کہ قربانی کے دن تین ہیں۔ افضل پہلا دن ہے۔

حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ کی طرف یہ نسبت صحیح نہیں تین دن قربانی کے بارے میں حضرت علیؓ سے ایک قول موطا امام مالک میں مذکور ہے۔ مگر بغیر سند کے۔ خود بین السطور میں ان اقوال کے بارے میں لکھا ہے غریب جداً بلکہ زاد المعاد اور نووی میں حضرت علیؓ سے چار دن کا قول مروی ہے۔

مسند احمد اور صحیح ابن حبان وغیرہ میں حضورؐ کا فرمان ہے۔

ایام التشریق کلہا ایام ذبح۔ ایام تشریق سب ذبح کے دن ہیں۔

صاحب ہدایہ نے بھی امام شافعی کی تائید کے لیے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

مگر اس حدیث کے مقابلے میں اپنے مذہب کی بنیاد انھوں نے مندرجہ بالا اقوال کو بنایا ہے۔ جن کا حشر آپ معلوم کر چکے ہیں۔ نیز ملحوظ رہے صاحب ہدایہ نے حدیث مذکور پر کوئی جرح نہیں کی۔ مطالعہ کر کے دیکھ لیجیے۔ تین دن قربانی کا فتوے انھوں نے صرف بطور تیقن کے اختیار کیا ہے۔ بین السطور میں اس کے لیے احتیاطاً کا لفظ موجود ہے۔ معلوم ہوا تین دن قربانی یا چار دن قربانی کے فرق کی ان کے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ جیسے ہمارے معاصرین احناف نے اپنے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ بنا رکھا ہے۔ یعنی مدعی سست اور گواہ چست۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صـ ۳۸۴ بھول | واتی ابو هریرة بشراب فی اناء نفضة فلم یقبله وقال نهانا عنه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم۔

(کتاب الکراهیة)

حضرت ابوہریرہؓ کے پاس چاندی کے برتن میں مشروب لایا گیا۔ تو آپ نے قبول نہ کیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔

یہ واقعہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مدائن میں پیش آیا تھا۔ (بخاری)

صـ ۳۸۷ ریشمی بستر | روی انه علیه السلام جلس مرفقة حریر (۲)

مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ریشمی تکیہ پر بیٹھے۔

بقول صاحب ہدایہ امام ابوحنیفہؒ نے یہاں سے ریشمی بستر پر سونے کے جواز کی دلیل لی ہے۔ مگر اس حدیث کا کوئی ثبوت نہیں۔

صـ ۳۸۸ کاش حدیث کو بھی یاد رکھا جاتا | قد روی ان النبی علیه السلام امر لبعض اصحابه بذلک (۲)

یاددھانی کے لیے انگلی پر دھاگہ باندھ لینے کے بارے میں نبی علیہ السلام نے اپنے بعض صحابہ کو حکم دیا تھا۔

نبی علیہ السلام سے ایسا کوئی حکم ثابت نہیں۔ فعلاً کچھ روایتیں آتی ہیں مگر انتہا درجہ کی ضعیف اور موضوع۔

صـ ۳۸۹ بے پردگی | قال علی وابن عباس رضی اللّٰہ عنهما ما ظهر منها الکحل والخاتم (۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الفاظ ما ظھر منھا سے مراد سُرمہ اور انگوٹھی ہیں۔
مطلب یہ ہے ہاتھ اور چہرہ پردہ میں شامل نہیں۔ حضرت علیؓ کا نام
بیچ میں خواہ مخواہ ہی ہے۔

صـ ۳۸۹ دھیان کدھر ہوتا ہے

قولہ علیہ السلام من نظر الی محاسن امرأۃ اجنبیۃ من شھوۃ صب فی عینیہ الانک یوم القیمۃ (ر")

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی اجنبی عورت کے محاسن کی طرف شہوت کی نگاہ سے دیکھا روزِ قیامت اس کی آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا، معاف رکھنا یہ وعید چوری چھپے کسی کی بات سُننے والوں کے لیے ہے۔ (بخاری) اور لفظ فی عینیہ نہیں بلکہ فی اذنہ ہے۔ یعنی کانوں میں۔

صـ ۳۸۹ افراط

قولہ علیہ السلام من مس کف امراءۃ لیس منھا بسبیل وضع علی کفہ جمر یوم القیامۃ (ر")

نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے غیر عورت کی ہتھیلی کو چھوا قیامت کے روز اس کے ہاتھ پر انگارا رکھا جائے گا۔

یہ حدیث کہیں نہیں ہے۔

صـ ۳۸۹ تفریط

قد وری ان ابا بکر رضی اللہ عنہ کان یدخل لبعض القبائل التی کان مسترضعًا فیھم و کان یصافح العجائز (ر")

مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جس خاندان میں دُودھ پیا تھا آپ ان کے ہاں تشریف لے جاتے۔ اور بڑی عمر کی عورتوں سے ہاتھ ملاتے۔

اس روایت کا وجود نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص ۳۸۹ تذلیل

وعبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ استأجر عجوزا لتمرضہ وکانت تغمز رجلہ وتفلی رأسہ (۔)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی تیمارداری کے لیے ایک بڑھیا کو ملازم رکھا۔ جو ان کے پاؤں دباتی تھی۔ اور ان کے سر سے جوئیں نکالتی تھی۔

یہ ابن زبیرؓ جیسے صحابی پر سراسر الزام ہے۔

ص ۳۹۱ عادت سے مجبور

قولہ علیہ السلام غض بصرك الاعن امتك وامرأتك (۔)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نظر بچا سوائے اپنی لونڈی اور بیوی کے حدیث یوں نہیں بلکہ یوں ہے۔

احفظ عورتك الامن زوجتك اوما ملكت يمينك۔

(ابوداؤد۔ ترمذی وغیرہ)

اپنے ستر کی حفاظت کر ماسوا اپنی بیوی اور لونڈی کے۔

ص ۳۹۱ اور حدیث بھول گئی

لان ذلك يورث النسيان لورود الاثر (۔)

میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنا یادداشت کو متاثر کرتا ہے کیونکہ یہ حدیث میں آتا ہے۔

حالانکہ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے۔ البتہ ایک روایت میں ہے کہ خاوند جماع کے وقت بیوی کی شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ ورنہ اس کی بینائی زائل ہو سکتی ہے (ابن عدی ابن حبان) مگر ابن حبان وغیرہ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔

ص ۳۹۱ ثواب

وکان ابن عمرؓ یقول الاولیٰ ان ینظر لیکون ابلغ فی تحصیل معنی اللذۃ (۔)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عمر رضہ فرمایا کرتے تھے۔ ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنا چاہیے یہ افضل ہے۔ تاکہ خوب لطف آئے۔

یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر واہیات الزام ہے۔ ایسی کوئی روایت نہیں ہے۔

اس پر حاشیہ لکھا ہے۔

روی عن ابی یوسف قال سالت ابا حنیفۃ عن الرجل یمس فرج امرأتہ وتمس ھی فرجہ لیتحرک ھل تری بذلک بأسا قال لا وارجوا ان یعظم الاجر۔

امام ابو یوسف سے مروی ہے۔ میں نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ سے پوچھا ہوشیاری دلانے کے لیے اگر میاں بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو ہاتھ لگائیں تو کیا خیال ہے۔

ارشاد فرمایا کوئی حرج نہیں بلکہ مجھے اُمید ہے اس سے بڑا ثواب ہوگا۔

اس خاکسار کو تو یہ حضرت امام صاحب پر بھی الزام ہی نظر آتا ہے۔ باقی یہ آپ کے گھر کا معاملہ ہے۔

ص ۳۹۳ جانور خصی کرنا	(۶) قول عائشہ رضی اللہ عنہا الخفاء مثلۃ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں خصی کرنا

بھی مثلہ میں داخل ہے۔

ام المومنین رضہ سے ایسی کوئی روایت نہیں البتہ ابن عباس رضہ سے مروی ہے

خِصَاءُ البھائم مثلۃ (ابن ابی شیبہ)

جانوروں کو خصی کرنا مثلہ ہے۔

ص ۴۱ مگر جھوٹ کا ورثہ	قولہ علیہ السلام الا ان مکۃ حرام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لاتباع رباعها ولا تورث (")

نبی علیہ السلام نے فرمایا خبردار مکہ حرم ہے۔ اس کے مکانات نہ بیچے جائیں اور نہ ورثہ میں دیے جائیں۔

خط کشیدہ الفاظ ثابت نہیں۔

ص۱۴۰ من کذب علیّ الخ — من آجر ارض مکۃ فکانما اکل الربٰو (")

جس نے مکہ کی زمین کرایہ پر دی گویا اس نے سود کھایا۔

اصلی الفاظ فانما یاکل نارًا ہیں یعنی وہ آگ کھاتا ہے (کتاب الآثار)

ص۱۴۰ قول — قولہ علیہ السلام ما الہاک عن ذکر اللہ فہو میسر (")

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو (کھیل) تجھے اللہ کی یاد سے غافل کر دے وہ جوا ہے۔

یہ حدیث نہیں قاسم بن محمد کا قول ہے (احمد، بیہقی)

ص۱۴۳ حوالہ؟ — قال عمر رضی اللہ عنہ لو ترکتم لبعتم اولادکم (کتاب احیاء الموات۔ مسائل الشرب)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم آبیانہ نہیں لوگے۔ تو اپنی اولاد بیچ ڈالوگے۔

یہ قول کہیں دستیاب نہیں ہے۔

ص۱۴۷ آخری پیالہ — والحدیث الاول طعن فیہ یحییٰ بن معین (کتاب الاشربۃ)

اور پہلی حدیث پر یحییٰ بن معین نے جرح کی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہلی حدیث سے مراد کل مسکر خمر والی حدیث ہے۔ یعنی کہ ہر نشہ آور شئے خمر (شراب) ہے۔ جو صحیح مسلم میں موجود ہے۔ حاشیہ میں لکھا ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا تین حدیثیں ثابت نہیں (۱) لانکاح الا بولی وشاھدی عدل (ابن حبان احمد وغیرہ) (۲) من مس ذکرہ فلیتوضأ (ترمذی وغیرہ) (۳) کل خمر (مسلم

یہ جھوٹ ہے۔ یحییٰ بن معین سے ہرگز ان کی تضعیف ثابت نہیں۔ نیز صلاً پر لکھا ہے۔

والحدیث الاوّل غیر ثابت ثم ھو محمول علی القدح الاخیر اذھو المسکر حقیقۃ۔

حدیث مذکور ثابت نہیں اگر ثابت بھی ہو تو اس سے مراد نشہ آور شئے کا آخری جام ہے۔ کیونکہ وہی حقیقت میں نشہ آور ہوتا ہے۔

یعنی شراب حلال کرنے کے لیے اوّل تو صحیح مسلم کی حدیث کو مسترد کر دیا۔ بصورتِ تسلیم اس کی یہ تاویل کر ڈالی کہ پہلے پیالے حلال ہیں۔ اور آخری پیالہ حرام ہے۔

صلاً پر مزید لکھا ہے:

وانما سمی خمرا لتخمرہ لا لمخامرتہ العقل۔

خمر کو خمر اس لیے کہتے ہیں۔ کہ اس میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لیے نہیں کہ یہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے۔

یہ نکتہ اس لیے بیان کیا گیا ہے تا کہ انگوری شراب کے علاوہ باقی شرابوں کو بزعم خود حرمت کی زد سے محفوظ رکھا جا سکے۔

حالانکہ بخاری شریف میں صاف موجود ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے برسرِ منبر فرمایا تھا الخمر ما خامر العقل - شراب وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے -

مگر افسوس اہلِ کوفہ نے یہ آواز سنی - باقی اگر تغیّر کی بات ہے - تو تغیّر بھی ہر شراب میں ہوتا ہے - اس کے بغیر تو وہ بنتی ہی نہیں -

ص ۴۱۸ ہمدردی وعلیہ انعقد اجماع الصحابۃ (ر)

یعنی چوتھی مرتبہ شراب پینے کی سزا پانے والے کو کوڑے لگانا ہی مشروع ہے - قتل کا حکم منسوخ ہے - اس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے -

اجماع کا دعویٰ محلِ نظر ہے -

ص ۴۲۰ شراب جائز ہوگئی ولا باس بالخلیطین لما روی عن ابن زیاد انہ قال سقانی ابن عمر شربۃ ما کدت اھتدی الی اھلی فغدوت الیہ من الغد فاخبرتہ بذلك فقال ما زدناك علی عجوۃ و زبیب وھذا من الخلیطین وکان مطبوخا (ر)

کھجور اور منقیٰ سے تیار شدہ شراب پینے میں کوئی حرج نہیں - اس لیے کہ ابن زیاد سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شربت پلایا جسے پی کر میرے لیے گھر کی راہ معلوم کرنا مشکل ہوگیا - صبح جاکر میں نے ان سے ذکر کیا - تو فرمایا وہ کھجور اور منقیٰ ہی تو تھا یہ شراب ان دونوں کو ملا کر پکائی گئی تھی -

اس کے متعلق ہدایہ کے حاشیہ میں لکھا ہے :

ابن عمر کان معروفا بالزھد والفقہ بین الصحابۃ فلا یظن

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

به انه کان یسقی غیره مالا یشربه ما کان حراما وهذا یفید ان المتخذ من العجوة والزبیب حلال وان اشتد وصار مسکرا لان الذی سقاه کان مسکرا الانزی الی قوله ما کدت ان اهتدی الی اهلی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ زہد اور فقہ میں صحابہ کے درمیان ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ اس لیے ان کے بارے میں یہ سوء ظن نہ رکھا جائے کہ وہ کسی کو ایسی شے پلاتے ہوں۔ جسے خود نہ پیتے ہوں۔ یا کسی کو حرام شے پلاتے ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کھجور اور منقیٰ سے بنائی ہوئی شراب حلال ہے۔ اگرچہ اس میں تیزی پیدا ہو جائے اور وہ نشہ آور بھی ہو جائے۔ اس لیے کہ ابن عمرؓ نے ابن زیاد کو جو شراب پلائی تھی۔ وہ نشہ آور ہی تھی۔ کیا تو نے ابن زیاد کے اس قول کی طرف خیال نہیں کیا کہ پی کر میرے لیے گھر پہنچنا مشکل ہو گیا۔ یعنی میں بہک گیا۔

حالانکہ یہ واقعہ حدیث کی کسی مستند کتاب میں نہیں یہ خالص حنفی روایت ہے۔ جسے محمد بن حسنؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے کتاب الآثار میں بیان کیا ہے حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں۔ میں نہیں جانتا ابن زیاد کون شخص تھا (درایہ)

۲۱ چلو بھر

یروی عنه علیه السلام ما اسکر الجرة منه فالجرعة منه حرام (ر)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ جس مشروب کا ایک گھڑا نشہ آور ہو اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

یہ حدیث امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کی دلیل کے طور پر اور تردید کے لیے نقل کی گئی ہے اس کا مفہوم بے شک صحیح ہے مگر یہ الفاظ حضور نے ارشاد نہیں فرمائے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اصل الفاظ اس طرح ہیں :

ما اسکر الفرق فملأ الکف منه حرام (ابوداؤد، ترمذی)

جس مشروب کا ایک برتن نشہ آور ہو اس سے ایک چلو بھی حرام ہے۔

ص ۴۳۸ مکرر | قوله علیه السلام لا یغلق الرهن قالها ثلاثا لصاحبه غنمه و علیه غرمه (کتاب الرهن)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروی رکھنا محروم نہیں کرتا۔

اس بات کو تین بار مکرر ارشاد فرمایا۔ نفع اور نقصان کا ذمہ دار مالک یعنی راہن ہوگا۔ (مذہب شافعی)

خط کشیدہ الفاظ زیادتی ہیں۔

ص ۴۳۸ دعوی بلا دلیل | اجماع الصحابة والتابعین رضی الله عنهم علی ان الرهن مضمون مع اختلافهم فی کیفیته (ر)

صحابہؓ و تابعینؒ کا اجماع ہے۔ کہ رہن کا ذمہ دار مرتہن یعنی گروی رکھنے والا ہے۔ ہاں ان میں کیفیت کا اختلاف رہا ہے۔

اس اجماع کا ثبوت نہیں ہے۔

ص ۴۸۴ جھوٹ ہی جھوٹ | لا قصاص فی عظم الا فی السن و هذا اللفظ مروی عن عمر و ابن مسعود رضی الله عنهما (باب القصاص فیما دون النفس)

دانت کے سوا کسی ہڈی کے ضائع ہونے میں قصاص نہیں۔ یہ الفاظ حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ سے منقول ہیں۔

ان صحابہ سے نہیں بلکہ حسنؒ اور شعبیؒ سے منقول ہیں۔ (ابن ابی شیبہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ ۴۸ قال علیہ السلام لاقصاص فی العظم (در)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی میں قصاص نہیں۔

یہ حدیث نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۹ عن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدیۃ فی قتیل بعشرۃ الاف درھم۔ (کتاب الدیات)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے مقتول کی دیت کا فیصلہ ۱۰ ہزار درہم کے ساتھ کیا۔

یہ نبی علیہ السلام سے نہیں خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہی ثابت ہے (بیہقی وغیرہ)

مسئلہ ۵۰ وللشافعی ماروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل دیۃ النصرانی والیھودی اربعۃ الاف درھم ودیۃ المجوسی ثمان مأۃ درھم (در)

امام شافعیؒ کی دلیل نبی علیہ السلام سے یہ روایت ہے کہ آپ نے عیسائی اور یہودی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم مقرر فرمائی۔

اس کے بارے میں صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

لم یعرف راویہ ولم یذکر فی کتب الحدیث۔

اس کا راوی نامعلوم ہے۔ اور یہ حدیث کتب حدیث میں مذکور نہیں۔

حالانکہ اس کے حاشیہ میں ہی لکھا ہے کہ نبی علیہ السلام نے مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہو جانے والے اہل کتاب کی دیت چار ہزار درہم مقرر فرمائی۔

(عن عمرو بن شعیب مصنف عبد الرزاق)

نیز حضرت عمر رضی اللہ نے بھی اہل کتاب کے بارے میں چار ہزار اور مجوسی کے بارے میں آٹھ سو درہم کا فیصلہ کیا (مصنف عبد الرزاق مسند شافعی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ص۵۰۲ روی سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی النفس الدیۃ وفی اللسان الدیۃ وفی الماربن الدیۃ (رر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفس میں زبان اور ناک میں پوری دیت ہے۔

معاف رکھنا یہ حدیث نہیں ہے۔

ص۵۰۳ وفی العینین الدیۃ وفی الرجلین الدیۃ وفی الشفتین الدیۃ وفی الاذنین الدیۃ وفی الانثیین الدیۃ کذا روی فی حدیث سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رر)

دونوں آنکھوں دونوں پاؤں دونوں ہونٹوں دونوں کانوں اور خصیتین میں پوری دیت ہے۔ بروایت سعید بن مسیبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

یہ خلط مبحث ہے۔ مذکورہ تفصیل عمرو بن حزم کی طرف لکھے گئے مکتوب میں پائی جاتی ہے۔ (نسائی۔ ابو داؤد)

سعید بن مسیبؓ سے تو صرف اتنا مروی ہے۔

فی الذکر الدیۃ وفی الانثیین الدیۃ (بیہقی)

ذکر اور خصیتین میں پوری دیت ہے۔

ص۵۰۴ قولہ علیہ السلام فی حدیث ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ وفی کل سن خمس من الابل۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے فرمایا ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے۔

یہ روایت ابو موسیٰ اشعریؓ سے نہیں بلکہ ابن عباسؓ اور عمرو بن شعیب عن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابیہ عن جدہ سے ابوداؤد اور ابن ماجہ میں مروی ہے۔

ص۵۵ حافظے کی کمزوری

اما اھل خیبر فالنبی علیہ السلام اقرھم علی املاکھم وکان یاخذ منھم علی وجہ الخراج (۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کو ان کی املاک پر برقرار رکھا اور آپؐ ان سے بطور خراج وصول کرتے تھے۔

یہ بالکل غلط ثبوت اور حقیقت کے خلاف دعویٰ ہے۔ خود صاحب ہدایہ نے جلد اوّل ص۵۳۷ پر لکھا ہے۔

اذا فتح الامام بلدۃ عنوۃ ای قھرا فھو بالخیار ان شاء قسمھا بین المسلمین کما فعل رسول اللہ علیہ السلام بخیبر۔ (کتاب الغنائم وقسمتھا)

جب امام کسی علاقہ کو لڑ کر فتح کرے تو اسے اختیار ہے چاہے اُسے مسلمانوں میں تقسیم کر دے۔ جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں کیا تھا۔
اس کے حاشیہ پر تائید میں لکھا ہے۔

اخرجہ ابوداؤد عن سھل قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر نصفین نصفا لنوائبہ ونصفا بین المسلمین قسمھا بینھم علی ثمانیۃ عشر سھما۔

ابوداؤد میں سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے خیبر کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک نصف اپنی ضروریات کے لیے رکھ لیا۔ اور ایک نصف مسلمانوں میں اٹھارہ حصے کر کے بانٹ دیا۔

مجھے ابوداؤد میں بروایت مجمع بن جاریہ انصاری یہ حدیث نظر آئی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فقسمت خیبر علیٰ اھل الحدیبیۃ فقسمھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ ثمانیۃ عشر سھما۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا مال اہل حدیبیہ پر اٹھارہ حصّے کرکے تقسیم کردیا۔

ص ۵۵۸ گناہ بے لذّت

قول عمر لا یعقل مع العاقلۃ صبی ولا امرأۃ (کتاب المعاقل)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ کسی کی دیت کا بوجھ بچوں اور عورتوں پہ نہیں ڈالا جائے گا۔

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

ص ۵۶۳ قول النبی ان اللہ تصدق علیکم بثلث اموالکم فی آخر اعمارکم زیادۃ لکم فی اعمالکم تضعونھا حیث شئتم (〃)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اعمال میں اضافہ کرنے کے لیے اللہ تعالےٰ نے آخر عمر میں تمہیں اپنے مال کا تہائی حصّہ وصیت کرنے کی اجازت دی ہے۔ تم اسے جہاں مرضی دے سکتے ہو۔

یہ حدیث مسند احمد اور ابن ماجہ وغیرہ میں ہے۔

مگر خط کشیدہ الفاظ ثابت نہیں۔

ص ۵۶۴ جھوٹ بھی کبیرہ گناہ ہے

وقد جاء فی الحدیث الحیف فی الوصیۃ من اکبر الکبائر وفسروہ بالزیادۃ علی الثلث وبالوصیۃ للوارث (کتاب الوصایا)

حدیث میں آیا ہے۔ وصیت میں ظلم کرنا اکبر الکبائر میں سے ہے۔ علماء نے اس سے مراد تہائی سے زیادہ وصیت یا وارث کے لیے وصیت لی ہے۔ مسئلہ صحیح ہے۔ مگر نہ تو حدیث میں اکبر الکبائر کا لفظ ہے اور نہ کسی سے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے دو تفسیریں مذکور ہیں۔

نوٹ

قارئین کرام ! ان مختصر صفحات کے مطالعہ سے آپ کو ہدایہ نامی کتاب کی "ثقاہت" کا بخوبی اندازہ ہوگیا ہوگا۔ یہ فقہ حنفی کی بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے اسے فقہی کتابوں میں ماں کا درجہ حاصل ہے۔ اس کا حال یہ ہے باقی اس کی ذریت کے بارے میں کچھ مت پوچھیے ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں کا نہ نکلا

ابھی خاکسار نے صرف ایک پہلو سے بحث کی ہے۔ اگر اس کی ضعیف روایات کو گننے لگوں اور یہ سروے شروع کر دوں کہ انہوں نے کہاں کہاں قرآن و حدیث کی صریح مخالفت کی ہے بلکہ پھر اس کے بعد مضمون کو مزید وسعت دیتے ہوئے دوسری کتابوں کو بھی لپیٹ میں لے آؤں تو اسے برداشت کرنے کے لیے مضبوط جگر چاہیے۔ اس فقہ کی اور اس مسلک کی کیا حیثیت ہے انہی کے ذمہ دار راہنما کی زبانی سن لیجیے۔ گذشتہ دنوں جامع مسجد منصورہ لاہور میں امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد صاحب' ور نائب مہتمم صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور کی موجودگی میں مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کے پڑپوتے قاری محمد طیب صاحبؒ کے بیٹے مرکزی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد سالم صاحب نے خطاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل فقرے ارشاد فرمائے :

مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے اندر اختلافات کی وجہ یہ ہے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے دین کی تبلیغ کی بجائے مذہب و مسلک کی تبلیغ شروع کر دی ہے ـــــ قطری بات یہ ہے کہ ہر خطے اور ہر طبقے کے اہل فکر اور اہل علم کی سوچ کا انداز مختلف ہوتا ہے ـــــ یہ اجتہادی رائے قابل ترجیح تو ہو سکتی ہے قابل تبلیغ نہیں ہوتی ـــــ حجت صرف اللہ کا دین ہو سکتا ہے۔ مذہب فقہی اور مسلک حجت نہیں بن سکتا۔ اسے قبول کرنے کا بھی حق ہے اور رد کرنے کا بھی ـــــ

روزنامہ جنگ لاہور ص۴ ۲۵/۱۱/۸۷

لہٰذا اب دیوبندی مولویوں کو یہ وظیفہ چھوڑ دینا چاہیے کہ کوفی امام صاحب رح کی تقلید واجب ہے اور یہ کہ فقہ حنفی عین قرآن و سنت ہے اس میں خطا کا امکان نہیں۔ اب انہیں فقہ حنفی کے نفاذ کا نام نہیں لینا چاہیے آئندہ سے توبہ کریں۔ اور کانوں کو ہاتھ لگائیں حسب ارشاد ان فقہی مسائل کی تبلیغ بھی بند کر دینی چاہیے۔ اور جب تبلیغ نہیں کرنی تو اس کی تدریس کا بھی کیا فائدہ ؟

انہیں چاہیے کہ اپنے راہنما کی بات مان لیں ورنہ مدرسہ دیوبند سے تعلق کی وفاداری مشکوک قرار پا جائے گی۔

ارشادِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما كتاب الله و سنة رسوله (موطا امام مالك)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ جب تک انہیں تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔ یہی دو چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ ہیں اور یہی اہلحدیث کی دعوت ہے کہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صرف قرآن اور حدیث پر عمل کیا جائے اور پوری دُنیا میں نافذ کیا جائے۔
اللہ تعالیٰ توفیق دے (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ آمین۔

محمد یونس شاکر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"